خوالقرنین
کلاس 1 Std

درسی کتاب دوم

دُوسری جماعت کے لیے

فائز خوالقرنین نیازی

العافیۃ
NWFP TEXTBOOK BOARD
این۔ڈبلیو۔ایف۔پی ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

جُملہ حقوق بحق این - ڈبلیو - ایف - پی ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور محفوظ ہیں ۔

تیار کردہ : این - ڈبلیو - ایف - پی ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور و منظور کردہ قومی ریویو کمیٹی وفاقی وزارتِ تعلیم اسلام آباد
بطور واحد نصابی کتاب برائے جُملہ مدارس صُوبہ سرحد و قبائلی علاقہ جات (اُردُو ذریعہ تعلیم)

نوٹ : اِس کتاب کے نفاذ کے بعد صُوبہ سرحد کے اُردُو ذریعۂ تعلیم کے تمام مدارس میں دُوسری جماعت میں سے اسلامیات ، معاشرتی علوم اور سائنس کے نصابات ختم ہو گئے ہیں اور انھیں الگ مضمُون کے طور پر پڑھانا حکُومت کی جانب سے ممنوع قرار دے دیا گیا ہے ۔

مصنّفین :

محمّد سعید جیلانی ایم - اے ، بی - ایڈ
ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکُول بانڈی ڈھونڈاں ، ضلع ایبٹ آباد

ڈاکٹر ممتاز منگلُوری ایم اے - پی ایچ - ڈی -
سینیئر سبجیکٹ سپیشلسٹ ، ٹیکسٹ بک بورڈ ، پشاور

مدیر : ڈاکٹر ممتاز منگلُوری

خطّاطی : نذیر احمد شاہد
آرٹ ورک : محمّد ادریس ، الحمرا پیپر پبلشرز اینڈ پرنٹرز - کیٹل پارک سٹریٹ - اُردُو بازار - لاہور ، فون نمبر ۵۳۸۳۸
لے آؤٹ و ڈیزائننگ : ڈاکٹر ممتاز منگلوری
طابع : حاجی خواج محمّد
مطبع : اُمید پرنٹرز ، دربار مارکیٹ - لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درسی کتاب دوم

فہرست

نمبر شمار	سبق	صفحہ نمبر
1	حمد (نظم)	2
2	ہمارے نبیؐ	4
3	بادشاہ کا اِنصاف	6
4	پاکستان — ہمارا گھر	8
5	آؤ مل کر کام کریں (نظم)	10
6	تاجر کی دانائی	11
7	خُدا ہمارے ساتھ ہے	14
8	علّامہ اِقبالؒ	16
9	بُلبُلے (نظم)	18
10	خُدا کا شیر	20
11	قائدِ اعظمؒ	22
12	صفائی	24
13	دیس ہمارا پاکستان (نظم)	27
14	اللہ کی عبادت	28
15	چین کا طوطا	30
16	پودے اور درخت	33
17	گھڑی کی چڑیا	36
18	میٹھی عید	38
19	سچّ کی برکت	41
20	ہمارے دوست جانور	44
21	بلّی کا بچّہ (نظم)	47
22	موٹروں کی دَوڑ	49
23	چُوہوں کی مجلس	52
24	قصبے اور شہر — لوگ اور پیشے	55
25	موسم (نظم)	58
26	روشنی اور حرارت	59
27	اچھّے پڑوسی	62
28	احتیاط	65
29	پھُول (نظم)	68
30	اچھّا بچّہ	70
31	کام چور گدھا	74
32	سردی کی چھُٹیوں میں	78
33	اِقرأ (قرآنی قاعدہ)	81

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حَمْد

جِس نے بَنائی دُنیا
جِس نے بَسائی دُنیا
مُجھ کو بھی زِندگی دی
تُجھ کو بھی زِندگی دی
ہاں وُہ مِرا خُدا ہے

اُس نے بَنائے سارے
یہ چانّد اور تارے
سُورَج کو رَوشنی دی
پھُولوں کو تازگی دی
ہاں وُہ مِرا خُدا ہے

لیتا ہُوں نام اُس کا
بَندہ ہُوں مَیں اُسی کا
وُہ میرا رہنُما ہے
وُہ میرا آسرا ہے
ہاں وُہ مِرا خُدا ہے

مشق

1 — اِس نَظم میں خُدا کی بنائی ہُوئی کِن کِن چیزوں کا ذِکر ہے ؟

2 — خُدا نے سب چیزیں بنائی ہیں ۔ اِن میں سے کوئی سی پانچ چیزوں کے نام بتائیں جن کا ذِکر اِس نَظم میں نہ ہو ۔

3 — خالی جگہوں میں بنائی ۔ بنایا ۔ بنائے میں سے مناسب لفظ لگا کر درست جُملے بنائیے ۔

(i) ۔ خُدا نے آسمان _____ ۔ (ii) ۔ خُدا نے زمین _____ ۔

(iii) ۔ خُدا نے سُورج _____ ۔ (iv) ۔ خُدا نے چانّد _____ ۔

(v) ۔ خُدا نے ستارے _____ ۔ (vi) ۔ خُدا نے دُنیا _____ ۔

(vii) ۔ خُدا نے چانّد اور سُورج _____ ۔

4 — نیچے دِیے ہُوئے لفظوں میں سے ایک جیسی آواز والے لفظوں کے جوڑے بنائیے ۔ جیسے نام اور کام ۔

مُجھ ۔ سارے ۔ بَسائی ۔ بنائی ۔ تُجھ ۔ تارے ۔

5 — یہ حَمد زبانی یاد کیجیے اور مِل کر پڑھیے ۔

ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

ہمارے نبی حضرت مُحمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ عرب کے مشہور قریش خاندان میں پیدا ہُوئے۔ آپؐ کے والد کا نام حضرت عبدُاللہ ہے۔ وُہ آپؐ کے پیدا ہونے سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ آپؐ کی والدہ کا نام حضرت آمنہ ہے۔ آپؐ ابھی چھ سال کے تھے کہ حضرت آمنہ بھی وفات پا گئیں۔ اِس کے بعد آپؐ کے دادا حضرت عبدالمُطّلب نے آپؐ کو پالا۔

ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی عادتیں بچپن ہی سے بہُت اچھّی تھیں۔ آپؐ نے کبھی کِسی چیز کے لیے ضِد نہیں کی۔ کِسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کِیا۔ آپؐ دُوسروں کے کام آتے اور اُن کی مدد کرتے۔ آپؐ نے کبھی جھُوٹ نہیں بولا۔ آپؐ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ نیک کاموں اور اچھّی عادتوں کی وجہ سے سب آپؐ کو پسند کرتے تھے۔

ہمارے نبی حضرت مُحمّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بچّوں سے بہُت مَحبّت کرتے تھے۔ اُن کے پاس سے گُزرتے تو السّلامُ علیکُم کہنے میں پہل کرتے۔ اُن کے سَر پر ہاتھ رکھتے۔ اُنھیں گود میں اُٹھا لیتے۔ سفر سے واپس آتے تو جو بچّہ راہ میں مِلتا اُسے اپنی سواری پر بِٹھا لیتے۔

بندوں کو نیکی سِکھانے کے لیے

اللہ تعالیٰ نے کئی نبی بھیجے ہیں حضرت مُحمّد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ بھی اللہ کے نبی ہیں۔ آپؐ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپؐ نے لوگوں کو نیکی کی باتیں بتائیں۔

آپؐ نے فرمایا کہ :۔ اللہ ایک ہے۔ اللہ نے سب کو پَیدا کِیا ہے۔ وُہی سب کا مالِک ہے۔ صِرف اللہ کی عِبادت کرو۔ اللہ کا حُکم مانو۔ پاک صاف رہو۔ ماں باپ کی عِزّت اور خِدمَت کرو۔ بڑوں کا اَدَب کرو۔ چھوٹوں سے پیار کرو۔ غریبوں کی مَدَد کرو۔ جانوَروں پر رحم کرو۔ کِسی کو دُکھ نہ دو۔

مَشق

1 — ہمارے پیارے نبی کا نام آئے تو ہم دُرُود پڑھتے ہیں، صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ۔

2 — ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ عرب کے کِس خاندان میں پَیدا ہُوئے ؟

3 — آپؐ کی والدہ نے جب وفات پائی تو آپؐ کی عُمر کِتنی تھی ؟

4 — والدہ کی وفات کے بعد آپؐ کو کِس نے پالا ؟

5 — مناسب لفظ لِکھ کر جُملے مکمّل کیجیے۔ (دادا ۔ عبداللہ۔ نبی ۔ آخری ۔ آمنہ) ۔آپؐ کے والد کا نام حضرت ——— ہے ۔ آپؐ کی والدہ کا نام حضرت ——— ہے ۔ آپؐ کے ——— کا نام حضرت عبدالمُطّلِب ہے ۔ آپؐ اللہ کے ——— نبی ہیں ۔ آپؐ کے بعد کوئی ——— نہیں آئے گا۔

6 — خُوش خط لِکھیے :۔

عبادت ۔ حُکم ۔ مَدَد ۔ وفات ۔ اَدَب ۔

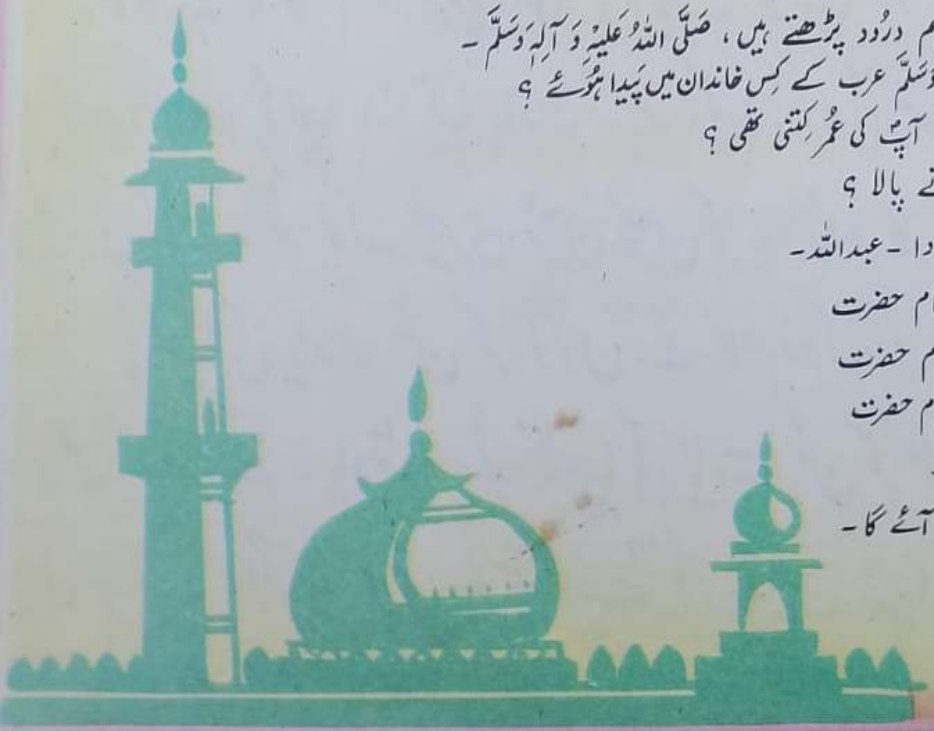

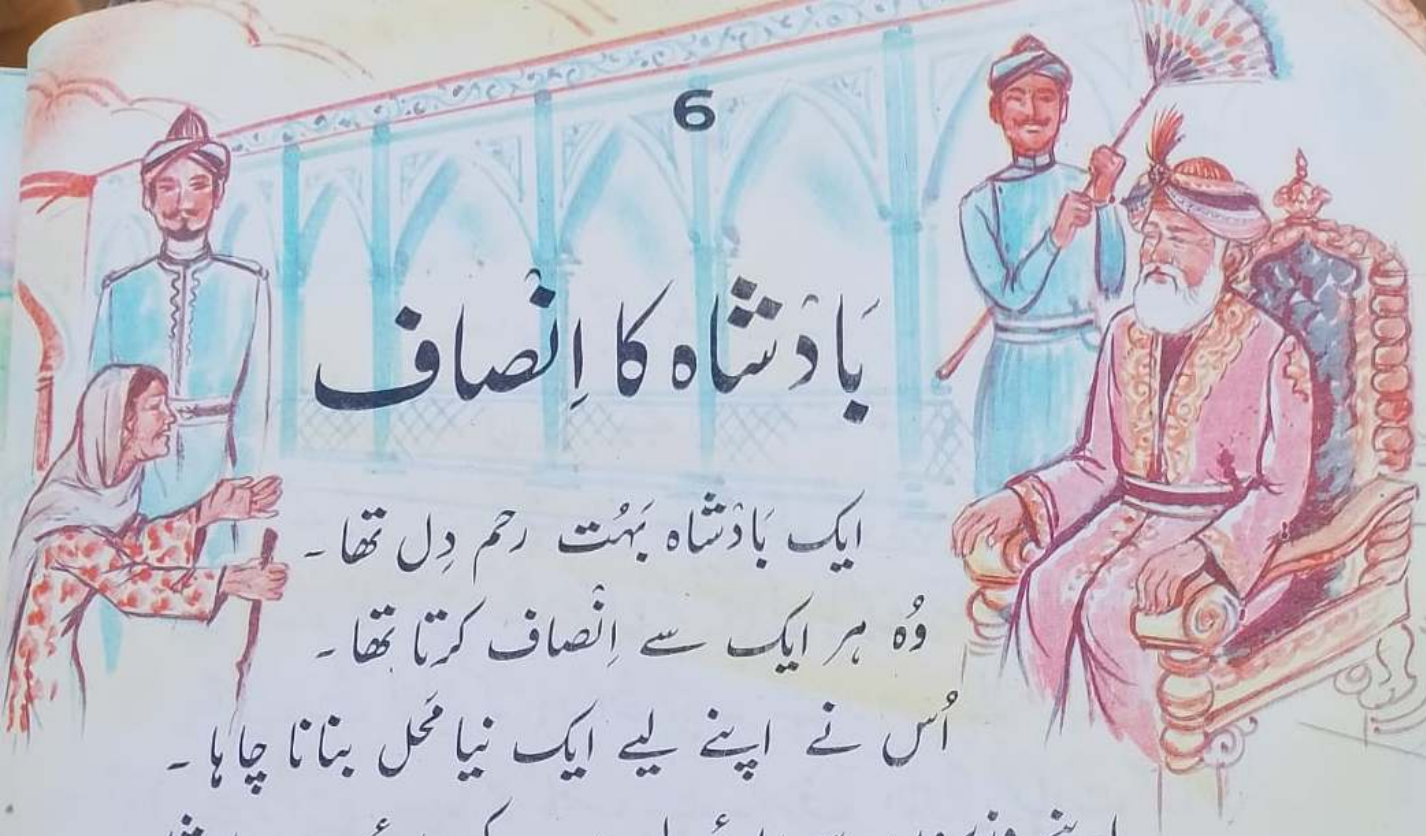

بادشاہ کا اِنصاف

ایک بادشاہ بہت رحم دِل تھا۔
وُہ ہر ایک سے اِنصاف کرتا تھا۔
اُس نے اپنے لیے ایک نیا محل بنانا چاہا۔
اپنے وزیروں سے رائے لی۔ سب کی رائے سے بادشاہ نے محل کے لیے ایک جگہ پسند کی اور محل کی عمارت بنانے کا حُکم دیا۔
عمارت بنانے کا کام شروع ہُوا تو خوشیاں منائی گئیں۔ باجے بجائے گئے، مٹھائی بانٹی گئی، غریبوں کو کھانا کھلایا گیا۔ عمارت کے لیے جب بُنیادیں کھودنے کا کام شروع ہُوا تو ایک بُڑھیا روتی ہُوئی آئی۔ لوگوں نے بُڑھیا سے پُوچھا: "کیا بات ہے، کیوں روتی ہو؟" بُڑھیا بولی، "یہ زمین میری ہے۔ تُم لوگ میری زمین چھین کر بادشاہ کا محل بنانا چاہتے ہو۔"
بُڑھیا کی بات سُن کر لوگوں نے کام روک دیا اور بُڑھیا کو بادشاہ کے پاس لے گئے۔ بادشاہ نے بُڑھیا کی بات سُن کر حُکم دیا: "بُڑھیا کی زمین نہ لی جائے۔ اگر یہ اپنی خوشی سے وُہ زمین بیچنا چاہے تو اُس کی قیمت ادا کر دی جائے۔"

بُڑھیا نے کہا : "بادشاہ سلامت! یہ زمین میرے باپ دادا کی نشانی ہے۔ مَیں اِس کو نہیں بیچوں گی۔"

بُڑھیا کا یہ جواب سُن کر بادشاہ نے حُکم دیا : "بُڑھیا کی زمین نہ لی جائے۔ اِس کی زمین چھوڑ کر محل کی عمارت بنائی جائے۔" چنانچہ بُڑھیا کی زمین چھوڑ کر محل کی عمارت بنائی گئی۔ محل تیار ہو گیا۔ محل بہت خُوبصُورت تھا، مگر محل کا ایک کونا بدصُورت تھا۔ بدصُورت کونا وُہ تھا جو بُڑھیا کی زمین چھوڑ کر بنایا گیا تھا۔ بادشاہ کے محل کا کونا تو بدصُورت ہو گیا تھا لیکن اُس نے اِنصاف نہیں چھوڑا تھا۔

مَشق

1۔ دُرُست جواب پر یہ نِشان ✓ لگائیے۔

(i) بادشاہ نے (اِنصاف کیا۔ ناانصافی کی)۔ (ii) بُڑھیا آئی (ہنستی ہُوئی۔ روتی ہُوئی)

(iii) محل کا کونا (خُوب صُورت تھا۔ بدصُورت تھا)۔

(iv) بادشاہ نے بُڑھیا کی زمین (لے لی۔ نہ لی)۔ (v) محل بُڑھیا کی زمین (پر بنایا گیا۔ چھوڑ کر بنایا گیا)

2۔ ایک جیسی آواز والے الفاظ لکھیے جیسے (صُورت ۔ مُورت)۔ رائے۔ تین۔ روتی۔

3۔ اُلٹ معنی والے الفاظ لکھیے : رونا۔ خریدنا۔ نیا۔ بدصُورت۔ رحم دِل۔

4۔ کِس لفظ کا لفظوں کے کِس گروہ سے تعلق ہے :

(ا) لفظ : بادشاہ۔ مکان۔ زمین۔

(ب) گروہ :

باپ دادا۔ نِشانی۔ بیچنا۔ کھودنا۔	رحم دِل۔ اِنصاف۔ حُکم۔ محل۔	چھت۔ فرش۔ دیوار۔ دروازہ۔

پاکستان — ہمارا گھر

اپنا گھر سب کو پیارا ہوتا ہے۔ گھر میں چھوٹے بڑے سب مِل جُل کر خُوشی سے رہتے ہیں۔ ہمیں اپنے گھر میں بَہُت آرام مِلتا ہے۔

پاکِستان ہمارا گھر ہے۔ ہم اِس گھر میں مِل جُل کر رہتے ہیں اور خُوش ہیں۔ ہم بڑے آرام میں ہیں۔ آرام میں کیوں نہ ہوں۔ یہ ہَمارا گھر ہے۔ ہمارا دیس ہے۔ ہمارا وطَن ہے۔

باغ میں رنگ رنگ کے پھُول کِھلتے ہیں۔ اُن پھُولوں سے باغ کی رَونَق ہوتی ہے۔ پاکِستان ایک باغ ہے۔ اِس کے ہر حِصّے کے رہنے والے اِس باغ کے پھُول ہیں۔ اِنھی پھُولوں سے اِس باغ کی رَونَق ہے۔

پاکِستان سے ہماری شان ہے۔ اِسی سے ہماری عِزّت ہے۔ ہم پاکِستان کے ہیں۔ پاکِستان ہمارا ہے۔ ہمیں اپنے وَطَن سے مَحبّت ہے۔ ہم اچھّے پاکِستانی بنیں گے۔ دِل لگا کر پڑھیں گے۔ خُوب مَحنَت کریں گے۔ اِسلام کا نام رَوشَن کریں گے۔ اپنے وطن کا نام بھی رَوشَن کریں گے۔

ہم اچھّے اچھّے کام کریں گے ۔ اچھّے
کام کرکے وَطَن کی خِدمت کریں گے ۔ ہمارا وَطَن
بَہُت خُوب صُورت ہے۔ ہم اچھّے کام کرکے اِسے
اَور بھی خُوب صُورت بنائیں گے ۔ اِس کا نام چَمکائیں گے۔
دُنیا ہمیں اور ہمارے وَطَن کو اچھّا کہے گی۔

مَشق

1 ــ دیے ہُوئے لفظوں میں سے مناسب لفظ خالی جگہوں میں لگا کر جُملے مکمّل کیجیے ۔
مَحبّت ۔ باغ ۔ رَونق ۔ شان ۔ رَوشَن ۔ پھُول ۔
(i) پاکِستان ایک ــــــ ہے ۔ (ii) ہم اِس باغ کے ــــــ ہیں ۔
(iii) ہمیں پاکستان سے ــــــ ہے ۔ (iv) ہم اپنے وطن کا نام ــــــ کریں گے ۔
(v) پاکستان سے ہماری ــــــ ہے ۔
(vi) پھُولوں سے باغ کی ــــــ ہوتی ہے ۔

2 ــ نئے لفظ بنائیے جیسے پاکِستان سے پاکِستانی ۔ (i) مُلتان سے ــــــ
(ii) ایران سے ــــــ (iii) مکران سے ــــــ (iv) جاپان سے ــــــ

3 ــ اُلٹ معنی والے الفاظ لکھیے : اچھّا ۔ خُوب صُورت ۔ آرام ۔ اپنا ۔

4 ــ دِیے ہُوئے جُملوں کے لیے اِن الفاظ میں سے مناسب جوڑ ڈھونڈیے ۔ پاکِستان ۔ پاکستانی ۔ باغ ۔ گھر ۔
(i) جہاں رنگ رنگ کے پھُول کِھلتے ہیں۔ (ii) جہاں ہم آرام اور حِفاظت سے رہتے ہیں ۔
(iii) پاکستان میں رہنے والے (iv) ہمارا پیارا وَطَن ۔

آؤ مِل کر کام کریں

آؤ مِل کر کام کریں
آؤ مِل کر کام کریں
دَولت وُہ جو سب کی دَولت
عِزّت وُہ جو سَب کی عِزّت
مِل کر پَیدا نام کریں
آؤ مِل کر کام کریں
مِل کر مِحنَت کرنے والو
مِحنَت کا دَم بھرنے والو
مِحنَت صُبح و شام کریں
آؤ مِل کر کام کریں

(صُوفی تبسّم)

مَشق

۱ — اِس نظم کو زبانی یاد کریں۔

تاجر کی دانائی

ایک دفعہ کا ذکر ہے، ایک تاجر ٹوپیاں بیچنے کے لیے شہر کی طرف جا رہا تھا۔ راستہ بھول کر ایک جنگل میں جا پہنچا۔ چلتے چلتے صبح سے دوپہر ہو گئی لیکن راستہ نہ ملا۔ سخت تھک گیا لیکن جنگل میں ٹھہرتے ہوئے گھبراتا تھا، اس لیے چلتا رہا۔ جب بہت تھک گیا، آگے چلنا مشکل ہو گیا تو ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گیا۔ ٹوپیوں کی گٹھڑی پاس ہی رکھ لی۔ کچھ دیر تو بیٹھا رہا، پھر زمین پر لیٹ گیا اور لیٹتے ہی سو گیا۔

تاجر کی جب آنکھ کھلی تو اُس نے دیکھا کہ گٹھڑی میں ایک بھی ٹوپی موجود نہیں۔ یہ دیکھ کر وہ سخت گھبرایا۔ سوچنے لگا کہ ٹوپیاں کہاں گئیں! کون لے گیا؟

اچانک اُس کی نظر درخت پر پڑی۔ دیکھا تو وہاں بہت سے بندر تھے۔ سب نے ٹوپیاں

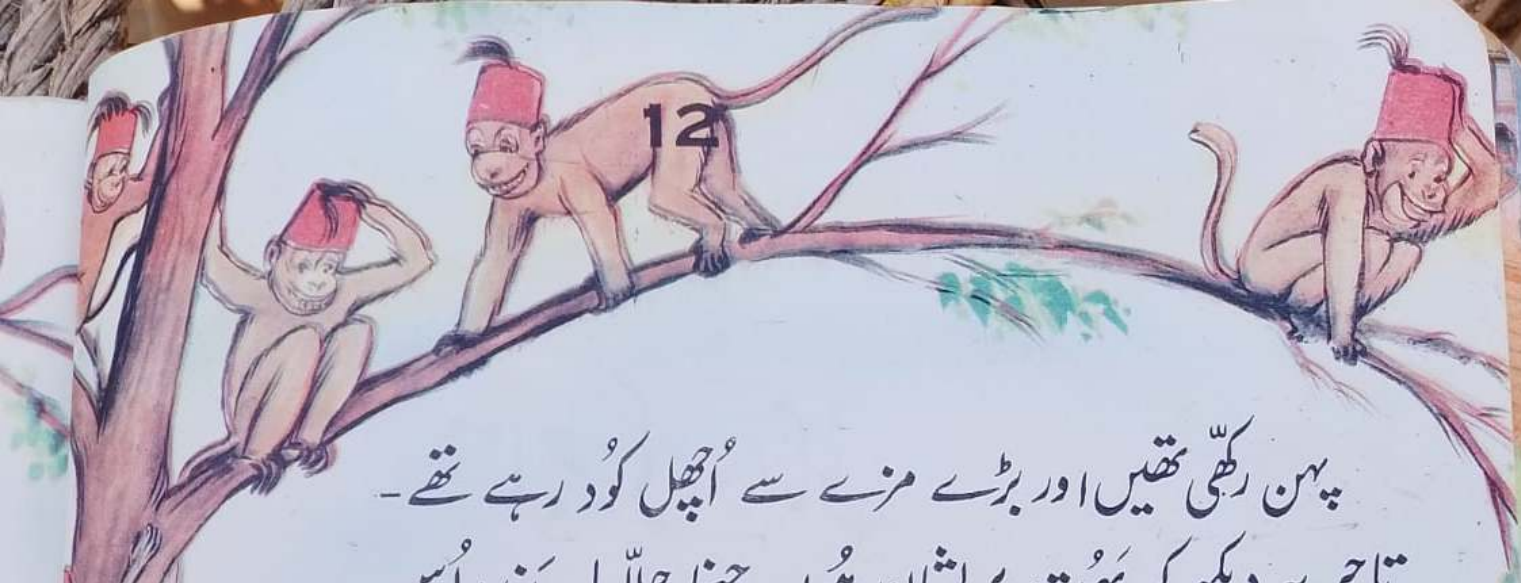

پہن رکھّی تھیں اور بڑے مزے سے اُچھل کُود رہے تھے۔
تاجِر یہ دیکھ کر بہُت پریشان ہُوا۔ چیخا چِلاّیا۔ بَندر اُس کے چیخنے چِلاّنے پر اُسی طرح چیخنے لگے۔ اُس نے بَندروں کی مِنّت کی اور ہاتھ جوڑے۔ بَندر بھی اُسی طرح ہاتھ جوڑنے لگے۔
تاجِر بے چارا سوچنے لگا کہ بَندروں سے اپنی ٹوپیاں کیسے حاصِل کرے۔ سوچتے سوچتے اَچانک اُسے ایک خیال آیا۔ اُس نے اپنے سَر سے ٹوپی اُتار کر ہَوا میں اُچھال دی۔ یہ دیکھ کر ہر ایک بَندر نے اپنے سَر سے ٹوپی اُتاری اور ہَوا میں اُچھال دی۔ اِس طرح ساری ٹوپیاں زمین پر آ گِریں۔
تاجِر نے جَلدِی جَلدِی ٹوپیاں جمع کِیں۔ اُنھیں گٹھڑی میں باندھا۔ خُدا کا شُکر ادا کِیا اور وہاں سے چل پڑا۔

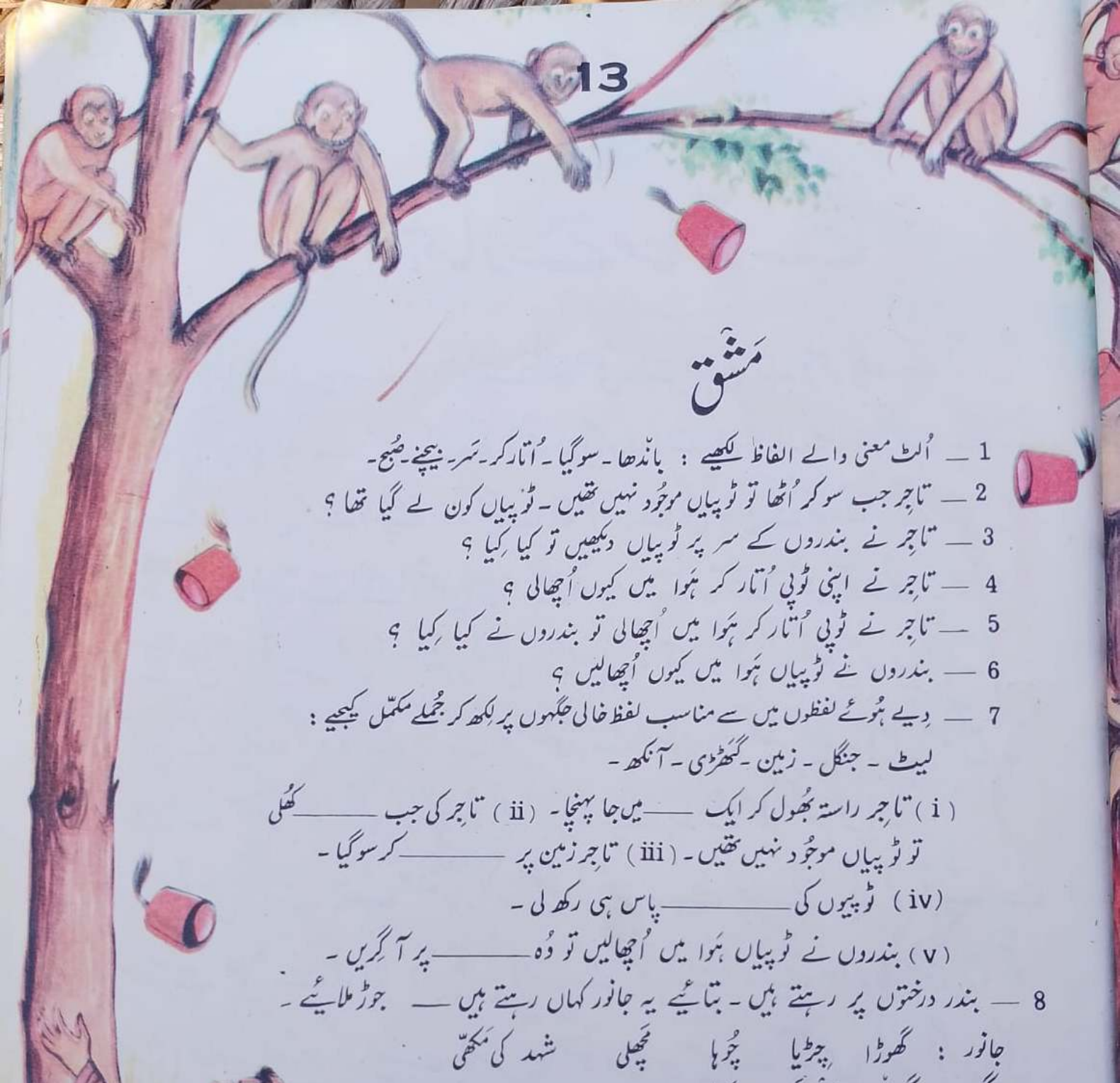

مَشق

1 — اُلٹ معنی والے الفاظ لکھیے : باندھا - سوگیا - اُتار کر - سَر - بیچنے - صُبح -

2 — تاجِر جب سو کر اُٹھا تو ٹوپیاں موجُود نہیں تھیں - ٹوپیاں کون لے گیا تھا ؟

3 — تاجِر نے بندروں کے سر پر ٹوپیاں دیکھیں تو کیا کِیا ؟

4 — تاجِر نے اپنی ٹوپی اُتار کر ہَوا میں کیوں اُچھالی ؟

5 — تاجِر نے ٹوپی اُتار کر ہَوا میں اُچھالی تو بندروں نے کیا کِیا ؟

6 — بندروں نے ٹوپیاں ہَوا میں کیوں اُچھالیں ؟

7 — دِیے ہُوئے لفظوں میں سے مناسب لفظ خالی جگہوں پر لِکھ کر جُملے مکمّل کیجیے :

لیٹ - جنگل - زمین - گھڑی - آنکھ -

(i) تاجِر راستہ بُھول کر ایک ——— میں جا پہنچا - (ii) تاجِر کی جب ——— کھُلی تو ٹوپیاں موجُود نہیں تھیں - (iii) تاجِر زمین پر ——— کر سو گیا -

(iv) ٹوپیوں کی ——— پاس ہی رکھ لی -

(v) بندروں نے ٹوپیاں ہَوا میں اُچھالیں تو وُہ ——— پر آ گِریں -

8 — بندر درختوں پر رہتے ہیں - بتائیے یہ جانور کہاں رہتے ہیں — جوڑ ملائیے -

جانور : گھوڑا چڑیا چُوہا مچھلی شہد کی مکھّی

جگہ : گھونسلہ اَصطبل چھتّہ بِل پانی

"خُدا ہمارے ساتھ ہے"

ہمارے پیارے نبی حضرت محمّد صلّی اللہُ علیہِ و آلہِ وسلّم مکّہ کے لوگوں کو بُتوں کی پُوجا سے منع کرتے تھے۔ ایک اللہ کی عِبادت کا حُکم دیتے تھے۔ بُرے کاموں سے بچنے اور نیک کام کرنے کی ہِدایت کرتے تھے۔ اِس پر مکّہ کے کافِر آپؐ کے دُشمن ہو گئے اور آپؐ کو تنگ کرنے لگے۔ کافِروں نے مِل کر فیصلہ کیا کہ حضُور صلّی اللہُ علیہِ و آلہِ وسلّم کو قتل کر دیا جائے۔ اُن کے ایک گروہ نے رات کو حضُورؐ کے مکان کو گھیر لیا۔ اِس موقع پر اللہ نے حضُورؐ کو مکّے کو چھوڑ کر مدینہ چلے جانے کا حُکم دیا۔

اُسی رات جب حضُورؐ مکّہ چھوڑ کر مدینے جانے لگے تو آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: "مَیں اللہ کے حُکم سے مدینے جا رہا ہُوں، تُم میری چادر اوڑھ کر میرے بِستر پر سو رہو۔ میرے پاس کُچھ لوگوں کی اَمانتیں ہیں، اُنھیں واپس کر کے تم بھی مدینے چلے آنا۔" حضرت علیؓ جانتے تھے کہ کافروں نے گھر کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ کِسی وقت بھی حملہ کر سکتے ہیں، پھر بھی وُہ ذرا نہ ڈرے اور حضُورؐ کے بِستر پر لیٹ گئے۔

حضُورؐ اپنے مکان سے اللہ کا نام لیتے ہُوئے باہر نکلے۔ حضرت ابُوبکر صدّیقؓ

کے گھر گئے۔ اُنھیں ساتھ لے کر مکّے سے روانہ ہو گئے۔ کچھ دُور جا کر ایک غار میں ٹھہرے۔

صُبح کافِروں کو حضُورؐ کے چلے جانے کا پتہ چلا تو وُہ تلاش میں نکلے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے اُس غار تک بھی پہنچ گئے۔ حضرت ابُوبکرؓ کو فکر ہُوئی کہ کہیں کافر حضُورؐ کو دیکھ نہ لیں اور آپؐ کو کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ حضُورؐ نے اُن کو فکر مند دیکھا تو فرمایا: "فکر نہ کرو۔ خُدا ہمارے ساتھ ہے۔" خُدا کا کرنا ایسا ہُوا کہ دُشمن اِدھر اُدھر دیکھتے رہے لیکن اُنھیں غار کا پتہ نہ چلا اور وُہ واپس چلے گئے۔

حضُورؐ اور حضرت ابُوبکرؓ تین دِن تک اِس غار میں رہے۔ چوتھے دِن مدینہ کو غار سے روانہ ہُوئے۔ ابھی تھوڑا ہی سفر کیا تھا کہ ایک کافِر گھوڑا دوڑاتا ہُوا آیا۔ وُہ حضُورؐ کو پکڑ کر واپس لے جانا چاہتا تھا۔ جب وُہ قریب پہنچا تو اُس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور گِر پڑا۔ وُہ اُٹھ کر پھر روانہ ہُوا تو گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ کافِر یہ دیکھ کر گھبرا گیا۔ اُس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ حضُورؐ سے مُعافی مانگی اور واپس چلا گیا۔

مَشق

1 — بتائیے:
(i) پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے کہاں جانے کا فیصلہ کیا؟
(ii) نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علیؓ کو کیا حُکم دیا؟
(iii) حضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابُوبکرؓ سے کیا فرمایا؟

2 — اُلٹ معنی والے الفاظ لکھیے: کافِر - دُشمن - نیک - ٹھہرے - دِن - قریب -

3 — پہلی سطر کے لفظوں کے دُوسری سطر کے لفظوں سے موزوں جوڑ ملائیے۔

غار	کافر	امانت	مکّہ سے
دُشمن	تین دِن	ٹھوکر کھائی	واپس کرنا
			مدینہ

علّامہ اِقبالؒ

پیارے بچّو! علّامہ اِقبالؒ کا نام تو آپ نے سُنا ہے۔
اُن کی یہ نظم بھی آپ نے سُنی ہوگی ؎

لَب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنّا میری

علّامہ اِقبالؒ ہمارے قومی شاعر ہیں۔ اُنھوں نے بچّوں کے لیے بھی بَہُت سی پیاری پیاری نظمیں لِکھّی ہیں۔ اُن نظموں میں علّامہ اقبالؒ نے بچّوں کو اچھّی اچھّی باتیں بتائی ہیں۔

علّامہ اِقبالؒ کا پُورا نام مُحمّد اِقبال تھا۔ آپ پاکِستان کے شہر سیالکوٹ میں پَیدا ہُوئے۔ آپ کے والد کا نام شیخ نُور مُحمّد تھا۔ علّامہ اقبالؒ بچپن ہی سے بَہُت ذَہین تھے۔ بَہُت توجّہ اور محنَت سے پڑھتے تھے۔ اپنے اُستادوں کی عِزّت کرتے تھے۔ آپ کے اُستاد بھی آپ سے بَہُت مَحبّت کرتے تھے۔

علّامہ اِقبالؒ کو اپنی قوم سے بَہُت مَحبّت تھی۔ وُہ چاہتے تھے کہ مُسلمان دُنیا میں تَرقّی کریں۔

دُوسرے لوگ اُن کی عِزّت کریں۔ علّامہ اِقبالؒ نے اپنی نظموں سے یہی بات قوم کو سمجھائی۔ قوم نے اُن کی باتوں پر عمل کِیا۔ دِن رات محنَت سے کام کِیا۔ آپس کے جھگڑے مِٹائے۔ سب نے مِل کر کوشش کی اور اپنے لیے ایک آزاد وَطَن بنایا۔ یہ آزاد وَطَن ہمارا پیارا پاکِستان ہے۔

علّامہ اِقبالؒ چاہتے تھے کہ دُنیا کے سارے مُسلمان ایک دُوسرے کے کام آئیں۔ بھائیوں کی طرح ایک دُوسرے کی مَدد کریں۔ ایک دُوسرے سے مَحبّت کریں۔ سب مِل جُل کر تَرقّی کریں تاکہ مُسلمانوں کا نام ساری دُنیا میں اُونچا ہو۔ آؤ ہم سب مِل کر اُن کی نَصِیحَت پر عمَل کرنے کا وَعدہ کریں۔

مَشق

1 — علّامہ اِقبالؒ کون تھے ؟
2 — آپ کو علّامہ اِقبالؒ کی کوئی نَظم یاد ہو تو سُنائیے۔
3 — لفظ بنائیے۔ جیسے قوم سے قومی : آباد ۔ آزاد ۔ شاعر۔
4 — علّامہ اِقبالؒ کی مُختلف تصویریں جَمع کر کے اپنے البم میں لگائیے۔
5 — پہلی سطر کے لفظوں کا دُوسری سطر کے لفظوں سے مناسب جوڑ ملائیے۔

پہلی سطر : شاعر ۔ ذہین ۔ محنتی۔
دُوسری سطر : محنَت کرنے والا ۔ نظمیں لِکھنے والا ۔ اچھّے ذہن والا۔

بُلبُلے

آؤ بنائیں بُلبُلے
مِل کر اُڑائیں بُلبُلے

پیالی میں لو پانی ذرا اور اِس میں صابُن دو مِلا
پھر ایک نَلکی کا سِرا اِس میں ڈبو کر لو اُٹھا
نَلکی میں مارو پھُونک اب وُہ بَن گیا اِک بُلبُلا

یُوں ہی بنائیں بُلبُلے
مِل کر اُڑائیں بُلبُلے

چھُونا نہ اب پھَٹ جائیں گے یہ بُلبُلے چھوٹے بڑے
رنگ اِن میں ہیں جتنے بھرے لگتے ہیں سب پیارے مُجھے
آئی ہَوا، لو اُڑ گئے وُہ میرے سارے بُلبُلے

آؤ بنائیں بُلبُلے
مِل کر اُڑائیں بُلبُلے

مَشق

1 — ایک جیسی آواز والے الفاظ کے جوڑے بنائیے : اُڑائیں - پیارے - ذرا - سارے - مِلا - بنائیں -

2 — صابُن سے بُلبُلے کس طرح بناتے ہیں ؟

3 — بُلبُلے کیسے پھَٹ جاتے ہیں ؟

4 — بُلبُلے کیسے اُڑ جاتے ہیں ؟

5 — ٹھیک جواب پر یہ نشان ✓ لگائیے -

(i) بُلبُلے بنانے کے لیے (ا) نلکی میں پانی لیں گے (ب) پیالی میں پانی لیں گے -
(ا) نلکی میں صابُن ملائیں گے (ب) پانی میں صابُن ملائیں گے -
(ا) نلکی کا سِرا صابُن ملے پانی میں ڈبو کر اُٹھا لیں گے - (ب) پانی کو نلکی میں ڈالیں گے -
(ا) نلکی میں پھُونک ماریں گے - (ب) پیالی میں پھُونک ماریں گے -

(ii) کپڑے دھونے کے کام آتا ہے - (ا) صابن (ب) بُلبُلا -

(iii) بُلبُلے چھُونے سے (ا) اُڑ جاتے ہیں - (ب) پھَٹ جاتے ہیں -

(iv) بُلبُلے ہَوا کے چلنے سے (ا) پھَٹ جاتے ہیں (ب) اُڑ جاتے ہیں -

(v) نلکی (ا) لمبی اور اندر سے کھوکھلی ہوتی ہے (ب) چپٹی اور اندر سے بھَری ہوتی ہے -

6 — خالی جگہ پر لفظ لکھیے -

یُوں ہی بنائیں ____ مل کر ____ بُلبُلے - آئی ہَوا ، لو ____ گئے -

پیالی میں لو ____ ذرا ، اور اُس میں دو ____ مِلا -

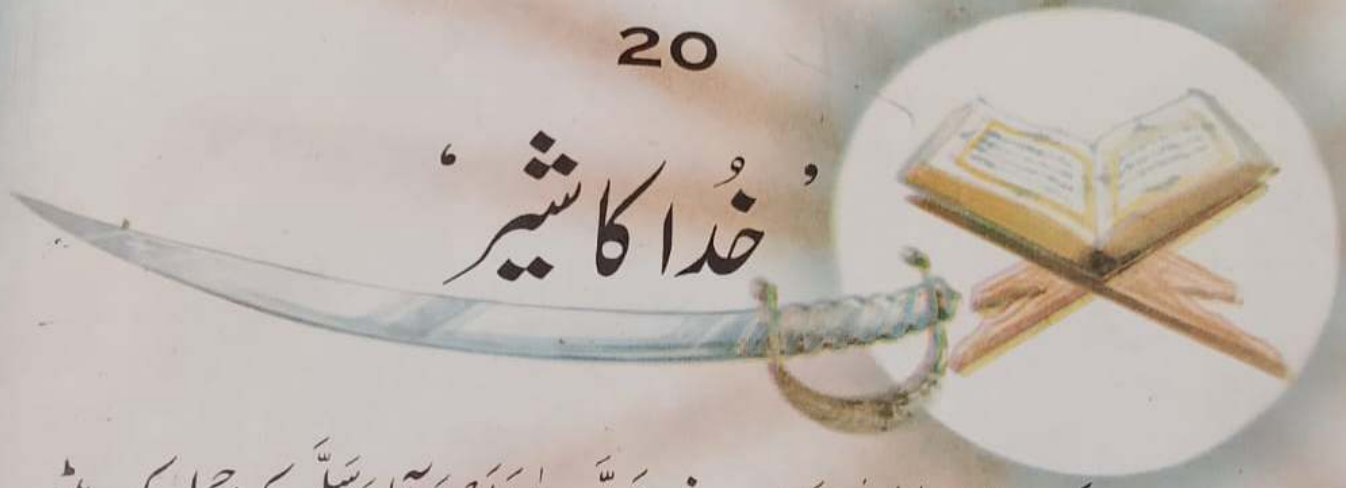

'خُدا کا شیر'

حضرت علی رضی اللہ عنہ، ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے چچا کے بیٹے تھے۔ ہمارے نبیؐ نے لوگوں کو جب اِسلام کی دعوت دی تو حضرت علیؓ کی عُمر دس سال کے قریب تھی۔ آپ حضورؐ کی باتیں سُن کر فوراً مُسلمان ہو گئے۔ آپ سب سے پہلے مُسلمان ہونے والوں میں شامل ہیں۔

حضرت علیؓ نے ہمیشہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہِ و آلہٖ وسلّم کا ساتھ دیا۔ آپ نے اِسلام کے دُشمنوں کے خلاف بہُت سی لڑائیوں میں حِصّہ لیا۔ ہر لڑائی میں آپ بڑی بہادری سے لڑے۔ آپ نے بڑے سے بڑے دُشمن کا مقابلہ کیا اور ہمیشہ دُشمن پر فتح پائی۔ آپ کی بہادری کی وجہ سے آپ کو 'خُدا کا شیر' کہتے ہیں۔

حضرت علیؓ نے جن لڑائیوں میں حِصّہ لیا اُن میں سے ایک لڑائی خیبر کے مقام پر ہُوئی۔ خیبر مدینے کے قریب ایک بستی تھی۔ وہاں یہُودی رہتے تھے اور وُہ مُسلمانوں کو ستاتے رہتے تھے۔ جب اُن کی زیادتیاں حد سے بڑھ گئیں تو مُسلمانوں کو اُن کے مقابلے کے لیے میدان میں آنا پڑا۔ لڑائی شروع ہُوئی تو مُسلمانوں نے خیبر کے بہُت سے قلعے فتح کر لیے۔ ایک قلعہ بہُت مضبُوط تھا۔

یہودی اُس کی مضبوطی پر بہُت ناز کرتے تھے ۔ وُہ اُس میں چُھپ کر مُسلمانوں پر حملے کرتے تھے ۔ یہ قلعہ فتح نہ ہو سکا ۔

حضُورؐ نے فرمایا ! " کل مَیں عَلَم اُس آدمی کو دُوں گا جو سب سے زیادہ بہادر ہے اور وُہ اِس قلعے کو فتح کیے بغیر نہیں آئے گا ۔" دُوسرے دِن حضُورؐ نے فوج کا جھنڈا حضرت علیؓ کے حوالے کِیا ۔ حضرت علیؓ نے عَلَم سنبھالا ۔ خیبر کے اس قلعے پر بہُت زور کا حملہ کِیا ۔ دُشمن کے ایک بہُت بہادر سردار کا سر تلوار کے ایک ہی وار میں اُڑا دیا ۔ قلعے کا مضبُوط دروازہ توڑ ڈالا اور قلعے پر قبضہ کر لیا ۔ حضرت علیؓ کی بہادری اور ہمّت سے مُسلمان یہ جنگ جیت گئے ۔ حضرت علیؓ واقعی خُدا کے شیر تھے ۔

مَشق

1 ـــ حضرت علیؓ کا ہمارے نبیؐ سے کیا رشتہ تھا ؟
2 ـــ حضرت علیؓ جب اِسلام لائے تو آپ کی عُمر کتنی تھی ؟
3 ـــ حضرت علیؓ کو خُدا کا شیر کیوں کہا جاتا ہے ؟
4 ـــ خیبر کی بستی کہاں واقع تھی ؟
5 ـــ خیبر کی بستی میں کون لوگ رہتے تھے جن سے مُسلمانوں کو لڑائی لڑنی پڑی ؟
6 ـــ اِن الفاظ کے اُلٹ معنی والے الفاظ لکھیے : جیت ۔ فتح ۔ دُشمن ۔ بہادر ۔ مُسلمان ۔ چُھپ کر ۔
7 ـــ ٹھیک جواب پر ✓ کا نشان لگائیے :
(i) عَلَم سنبھالا ○ تلوار پکڑی ○ جھنڈا اُٹھایا ○ جنگ کا سامان لیا ۔
(ii) خیبر کی بستی ○ مکّہ کے قریب تھی ○ دَرّہ خیبر میں تھی ○ مدینے کے قریب تھی ۔
8 ـــ دیے ہُوئے الفاظ میں سے مناسب لفظ خالی جگہوں میں لکھیے : دار ۔ بہادر ۔ عَلَم ۔ فتح ۔ خُدا کا شیر ۔
(i) حضرت علیؓ بہُت _____ تھے ۔ (ii) آپ نے ہمیشہ دُشمن پر _____ پائی ۔
(iii) حضرت علیؓ کو اُن کی بہادری کی وجہ سے _____ کہا جاتا ہے ۔
(iv) خیبر کے مضبوط قلعے پر حملہ کرنے کے لیے حضورؐ نے فوج کا _____ حضرت علیؓ کو دیا ۔
(v) حضرت علیؓ نے تلوار کے ایک ہی _____ میں دُشمن سردار کا سر اُڑا دیا ۔

قائدِ اعظمؒ

ہمارا پیارا مُلک پاکِستان قائدِ اعظمؒ کی محنَت اور کوشش سے بنا۔ قائدِ اعظمؒ کو مُسلمان اپنا رَہنُما مانتے ہیں۔ مُسلمانوں نے قائدِ اعظمؒ کا کہا مانا، اُن کا ساتھ دِیا، اِس طرح مُسلمان اپنا الگ اور آزاد وَطَن پاکِستان بنانے میں کامیاب ہو گئے۔

قائدِ اعظمؒ کا نام مُحمّد علی جِناح ہے۔ اُن کے والِد کراچی کے تاجِر تھے۔ قائدِ اعظمؒ بچپَن ہی سے بہُت محنَتی تھے۔ اُنھوں نے کراچی سے دسویں جمَاعَت کا اِمتحَان پاس کِیا۔ پھر وَکالت کی اعلیٰ تعلِیم حاصِل کی۔ وَکالت کے ساتھ ساتھ وُہ قوم کی خِدمت بھی کرتے رہے۔ قوم نے اُن کی خِدمت کی قدر کی۔ عِزّت سے اُنھیں قائدِ اعظمؒ کا نام دیا۔ قائدِ اعظمؒ کے معنی ہیں "بڑا رَہنُما"۔ قائدِ اعظمؒ ہمارے بہُت بڑے رَہنُما تھے۔

قائدِ اعظمؒ نے کبھی اپنا وَقت ضائع نہیں کِیا۔ وُہ جی لگا کر اپنا کام کرتے تھے۔ وُہ نَوجوانوں کو محنَت سے کام کرنے اور دِل لگا کر پڑھنے کی ہِدایت کرتے تھے۔ قائدِ اعظمؒ اپنے اِرادے

کے پکّے اِنسان تھے۔ دوست دُشمن سب قائدِاعظمؒ کو بڑا اِنسان مانتے ہیں اور اُن کی تعرِیف کرتے ہیں۔

قائدِاعظمؒ نے ہمیں مِل جُل کر رہنے اور ایمانداری سے کام کرنے کا سبَق دیا ہے۔ ہم سب کو قائدِاعظمؒ کی باتوں پر عمَل کرنا چاہیے۔ اِس سے ہمارا مُلک تَرقّی کرے گا۔ مُلک کا نام رَوشن ہوگا۔ مُلک کے نام سے ہمارا نام بھی رَوشن ہوگا۔

مَشق

1 ــ قائدِاعظمؒ کے کیا معنی ہیں؟

2 ــ مُسلمانوں نے کِس کی رہنمائی میں محنت اور کوشش کرکے پاکِستان بنایا؟ 3 ــ قائدِاعظمؒ کا نام کیا تھا؟

4 ــ مُسلمانوں نے اُنھیں قائدِاعظمؒ کا نام کیوں دیا؟ 5 ــ ٹھیک جواب پر نشان ✓ لگائیے۔

(ا) (i) قائدِاعظمؒ وقت کی قدر کرتے تھے۔ (ii) قائدِاعظمؒ وقت ضائع کرتے تھے۔

(ب) (i) قائدِاعظمؒ اِرادے کے پکّے تھے۔ (ii) قائدِاعظمؒ بار بار اِرادے بدلتے تھے۔

(ج) (i) قائدِاعظمؒ جی لگا کر کام کرتے تھے۔ (ii) قائدِاعظمؒ خُود کام کرنے کی بجائے دُوسروں کو کام کرنے کی ہِدایت کرتے تھے۔

6 ــ قائدِاعظمؒ کی مُختلف تصویریں جمع کرکے اپنے البم میں لگائیے۔

7 ــ قائدِاعظمؒ کے بارے میں اَور باتیں اپنے اُستاد صاحب سے پُوچھ کر یاد کیجیے۔

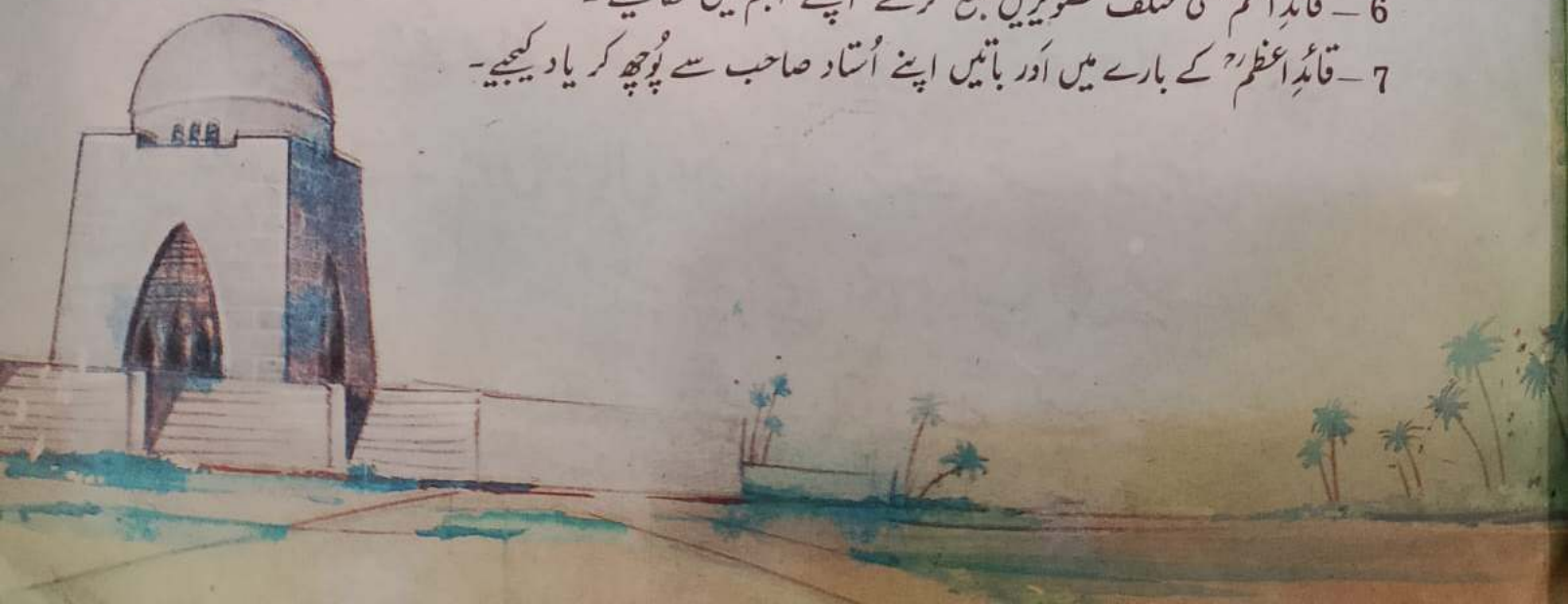

صَفائی

اسلم آج مدرسے سے گھر آیا تو بہت خوش تھا۔ اپنی امّی کو سلام کر کے بولا:
"امّی جان! امّی جان! میری ایک بات سُنیں۔" امّی بولیں: "کہو بیٹا!
کیا بات ہے؟" اسلم نے کہا: "امّی جان! آج ہمارے نئے اُستاد صاحب
آ گئے ہیں۔ بہت اچھّے آدمی ہیں۔ پڑھانے سے پہلے اُنھوں نے ہم سب
کے نام پُوچھے۔ ہم میں سے ہر ایک کے پاس آئے۔ سب کے ناخن
دیکھے۔ دانتوں اور کپڑوں کی صَفائی دیکھی۔ ہم میں سے کئی بچّے گندے
تھے۔ کِسی کے بال بڑھے ہُوئے تھے۔ کِسی کے ناخن بڑھے ہُوئے تھے۔
کُچھ بچّوں کی ناک بہہ رہی تھی۔ کُچھ کے دانت مَیلے تھے۔ کُچھ بچّوں کے
کپڑے مَیلے تھے۔ یہ دیکھ کر اُستاد صاحب نے کہا:
"کل سب بچّے صاف سُتھرے ہو کر آئیں۔ دانت صاف ہوں۔
کپڑے مَیلے نہ ہوں۔ بال اور ناخن بڑھے ہُوئے نہ ہوں۔"
"میری اچھّی امّی! آپ ابھی میرے ناخن
کاٹ دیجیے۔ باجی سے کہیے میرے کپڑے
دھو دیں۔ مَیں ابھی گرم پانی سے

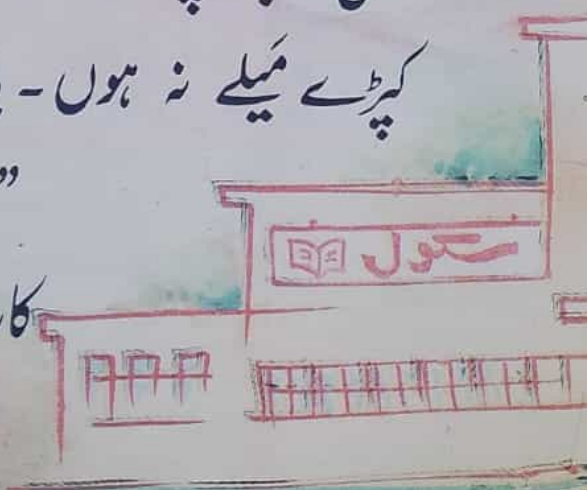

نہا لوں گا۔ مَیں گندا رہنا نہیں چاہتا۔"

اسلم کی اَمّی نے یہ باتیں سُنیں تو اُسے گلے لگا لیا اور اُس کی باجی سے کہا: "اسلم کِتنا پیارا بچّہ ہے۔ اِس کے اُستاد صاحب کِتنے اچھّے ہیں! اُنھوں نے کِتنی اچھّی باتیں بتائی ہیں!"

دُوسرے دِن جب اسلم مَدرَسے پُہنچّا تو صاف سُتھرے کپڑے پہنے ہُوئے تھا۔ اُس کے ناخن کٹے ہُوئے تھے۔ دانّت صاف تھے۔ جیب میں صاف رُومال بھی تھا۔ اُس کے جُوتے پالِش سے چمک رہے تھے۔ اُستاد صاحب اسلم کو دیکھ کر خُوش ہُوئے اور شاباش دی۔ اُستاد صاحب نے سب بچّوں کی صفائی دیکھی پھر بولے:

"پیارے بچّو! صاف سُتھرا رہنے والوں سے اللہ خُوش ہوتا ہے۔ صَفائی ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو بَہُت پسند تھی۔ آپؐ نے ہمیں صاف سُتھرا رہنے کا حُکم دیا ہے۔"

پیارے بچّو! تَندرُست رہنے کے لیے صفائی بَہُت ضروری ہے۔ جِسم اور کپڑے صاف سُتھرے ہوں۔ رہنے کی جگہ بھی صاف سُتھری ہو۔ ضروری ہے کہ ہم اپنے جِسم اور کپڑوں کو صاف رکھیں۔ اپنے گھر، گلی، محلّے، مسجد اور مَدرَسے کو بھی صاف سُتھرا رکھیں۔ پھلوں کے چھلکے اور

کوڑا کرکٹ اِدھر اُدھر نہ پھینکیں۔ دیواروں اور فرش کو گندا نہ کریں۔ جگہ جگہ نہ تھُوکیں۔ ہر جگہ تھُوکنے سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔

تندرُست رہنے کے لیے صفائی کے ساتھ ساتھ وَرزِش بھی ضرُوری ہے صُبح سویرے سَیر اور وَرزِش کرنے سے آدمی تندرُست رہتا ہے۔ کھیل کُود سے بھی وَرزِش ہوتی ہے۔ مَیں آپ سب کو ہمیشہ تندرُست اور صاف سُتھرا دیکھنا چاہتا ہُوں۔"

مَشق

1 ۔ ہر روز صُبح آئینہ دیکھ کر اِن باتوں کا اپنے آپ کو جواب دیں :

○ کیا میرے دانت صاف ہیں ؟ ○ کیا مِری ناک صاف ہے ؟ ○ کیا میرے بال ٹھیک ہیں ؟

○ کیا میرے کپڑے صاف سُتھرے ہیں ؟

2 ۔ صاف سُتھرا رہنے سے ہونے والی باتوں پر ✓ کا نشان لگائیں۔

○ آدمی بیمار پڑ جاتا ہے۔ ○ ملنے والے خُوش ہوتے ہیں ○ آدمی تندرست رہتا ہے

○ اللہ خُوش ہوتا ہے ○ گندگی پھیلتی ہے ○ اللہ کے رسُولؐ خُوش ہوتے ہیں۔

3 ۔ آپ کے گھر کا کُوڑا کرکٹ کہاں پھینکا جاتا ہے ؟

○ گلی میں ○ کُوڑے کے ڈبے میں ۔

4 ۔ آپ پھل کھا کر چھلکے کہاں پھینکتے ہیں ؟

5 ۔ اِن لفظوں کے اُلٹ معنی والے لفظ لکھیے :

گندگی ۔ صاف سُتھرا ۔ تندرست ۔ خُوش ۔ گرم ۔ مَیلے ۔ پُرانے ۔

6 ۔ سبق میں جسم کے کِن کِن حصّوں کے نام آئے ہیں ؟

7 ۔ کِن کِن باتوں سے بیماریاں پھیلتی ہیں ؟

14 اگست

دیس ہمارا پاکستان

دیس ہمارا، ہم کو پیارا ہم سب کی آنکھوں کا تارا
اپنے دیس پہ ہم قُربان
دیس ہمارا پاکستان
آزادی ہے شان ہماری آزادی ہے آن ہماری
آزادی، اپنا اِیمان
دیس ہمارا پاکستان
آؤ خُوشی سے مِل کر گائیں دُنیا میں یہ دُھوم مچائیں
دیس ہمارا پاکستان
دیس ہمارا پاکستان

(صُوفی تبسّم)

مَشق

1۔ اِن فقروں کو پڑھیے اور اِن کا مَطلب بتائیے :-

i۔ پاکستان ہم سب کی آنکھوں کا تارا ہے۔

ii۔ ثریّا گھر بھر کی آنکھوں کا تارا ہے۔

iii۔ عابد ماں باپ کی آنکھوں کا تارا ہے۔

2۔ اِس نظم کے وُہ تمام الفاظ بتائیے جن کا (و) آخری حرف ن ہے۔

(ب) پہلا حرف آ ہے۔ (ح) پہلا حرف ہ ہے۔

(د) آخری حرف ی ہے۔

اللہ کی عبادت

احمد کے ابّو، امّی اور چچا بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ احمد بھی اُن کے پاس بیٹھا تھا۔ اِتنے میں مسجد سے اذان سُنائی دی: اللہُ اکبر، اللہُ اکبر۔ سب خاموش ہو کر اذان سُننے لگے۔ اذان ختم ہُوئی تو احمد نے اُونچی آواز میں کلمہ پڑھا:

لا اِلٰہ اِلا اللہ مُحمّد رسُول اللہ۔

احمد کے ابّو اور امّی نے پیار سے اُس کی طرف دیکھا اور نماز کی تیّاری کے لیے اُٹھ گئے۔ احمد بھی اُٹھا تو اُس کے چچا نے پُوچھا: احمد تُم کہاں جا رہے ہو؟

احمد: کہیں نہیں چچا جان! نماز کے لیے تیّار ہونا چاہتا ہُوں۔

چچا: اچھّا! تُمھیں معلُوم ہے نماز کے لیے تیّاری کیسے کی جاتی ہے؟

احمد: جی ہاں چچا جان! نماز سے پہلے وضُو کیا جاتا ہے۔

چچا: تُمھیں وضُو کرنا آتا ہے؟

احمد: جی ہاں چچا جان! مُجھے اَمّی، اَبّو نے وضُو کرنا سِکھایا ہے۔

چچا: اچھّا! چلو وضُو کرو، دیکھوں کیا تُمھیں ٹھیک سے وضُو کرنا آتا ہے!

احمد نے وضُو کیا۔ چچا نے اُسے ٹھیک طریقے سے وضُو کرتا دیکھ کر شاباش

دی اور بولے : تُمھیں معلُوم ہے نماز کے لیے اَور کیا ضرُوری ہے ۔

احمد : جی چچا جان ! جسم اور کپڑوں کا پاک صاف ہونا ضرُوری ہے۔

چچا : شاباش ! اچھّا یہ بتاؤ ہم روزانہ کتنی بار نماز پڑھتے ہیں !

احمد : پانچ بار ! چچا جان مجُھے تو سب نمازوں کے نام اور وقت بھی معلُوم ہیں۔

چچا : بَہُت خُوب ! کیا تُمھاری جماعت کے دُوسرے بچّے بھی جانتے ہیں ؟

احمد : جی ہاں چچا جان ! ہمارے اُستاد صاحب نے سب بچّوں کو وضُو کرنا اور نماز پڑھنا سِکھایا ہے ۔ ہم سب بچّے نماز پڑھتے ہیں ۔مَیں تو اَب کے رمضان میں پُورے روزے بھی رکھّوں گا ۔

چچا : یہ تو بَہُت اچھّی بات ہے ۔ نماز کی طرح روزہ رکھنا بھی عِبادت ہے ۔ اللہ کی عِبادت ہم سب پر فرض ہے ۔ اُس نے ہمیں پَیدا کیا ہے ۔ طرح طرح کی نعمتیں دی ہیں ۔ اللہ کا شُکر ادا کرنا اور اُس کے حُکم پر چلنا ہمارا فرض ہے ۔ اچھّا چلو نماز پڑھ آئیں ۔ باقی باتیں پھر ہوں گی ۔

مَشق

1۔ ہر روز ہم کتنی بار نماز پڑھتے ہیں ؟ 2 ۔ ٹھیک طریقے سے وضُو کرنا سیکھیے ۔

3 ۔ پانچوں نمازوں کے نام اور وقت اُستاد صاحب سے پُوچھ کر یاد کیجیے ۔

چین کا طوطا

ایک تاجر نے طوطا پالا۔ طوطا میٹھی میٹھی باتیں کرتا تھا۔ اُس کی باتوں سے سب خوش ہوتے تھے۔ ایک دِن تاجر چین جانے لگا۔ اُس نے اپنے بیٹے چُنّوں سے کہا: "تُمھارے لیے چین سے کیا لاؤں؟" چُنّوں نے کہا: "قلم دان"۔ مُنّوں سے پُوچھا: "تُمھارے لیے کیا لاؤں؟" مُنّوں بولا: "کِھلونے۔" ننھّی سے پُوچھا: "تُمھارے لیے کیا لاؤں؟" ننھّی نے کہا: "میرے لیے گڑیا لائیں۔" تاجر طوطے کے پاس آیا اور کہا: "مِٹھّو تُمھارے لیے چین سے کیا لاؤں؟" طوطا بولا: "میرے لیے کُچھ نہ لانا۔ چین کے طوطوں کو یہ کہہ دینا، مِٹھّو پنجرے میں بند ہے اور تُم جنگل میں مزے سے اُڑتے پھرتے ہو۔"

تاجر چین جا پُہنچا۔ ایک دِن جنگل سے اُس کا گزر ہُوا۔ جنگل میں طوطوں کا جُھنڈ دیکھا۔ اُس نے طوطوں کو مِٹھّو کا

پیغام دیا۔ پیغام سُنتے ہی ایک طوطا زمین پر آ گِرا اور مر گیا۔

تاجِر کو طوطے کے مرنے کا بَہُت افسوس ہُوا۔

تاجِر نے چین سے کُچھ سامان خریدا۔ بچّوں کے لیے تُحفے بھی خریدے اور واپس آ گیا۔ گھر پہُنچ کر اُس نے سب کو تُحفے دِیے۔ مِٹھّو نے چین کے طوطوں کا حال پُوچھا۔ تاجِر نے اُسے طوطے کے مرنے کا حال سُنایا۔ مِٹھّو نے سُنا تو وُہ بھی اُسی طرح پنجرے میں گِر پڑا۔ تاجر کو مِٹھّو کے مرنے کا بَہُت افسوس ہُوا۔ اُس نے پنجرے کا دَروازہ کھولا اور طوطے کو نِکال کر باہر پھینک دیا۔ طوطا جھٹ سے اُڑ کر دَرَخت پر جا بیٹھا۔ تاجِر نے پُوچھا: "میاں مِٹھّو! یہ کیا؟" مِٹھّو بولا: "چین کے طوطے نے جو کُچھ کِیا تھا، وُہ مُجھے سمجھانے کے لیے تھا کہ اِس طرح تُم بھی گِر کر آزاد ہو جانا۔ اب مَیں آزاد ہُوں۔ خُدا حافِظ!"

مَشق

1۔ چین جاتے وَقت تاجِر نے طوطے سے کیا پُوچھا تھا؟

2۔ طوطے نے تاجِر کو کیا جواب دیا تھا؟

3 — چین کے طوطے نے تاجر سے مِٹھّو کا حال سُن کر کیا کیا ؟

4 — مِٹھّو کس طرح آزاد ہُوا ؟

5 — کون سا جانور کہاں رہتا ہے ؟ جوڑ ملائیے ۔

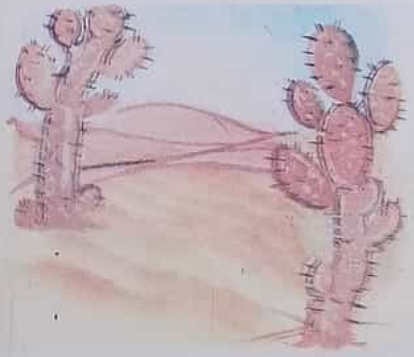

6 — خالی جگہوں پر صحیح لفظ لکھیے ۔ باتیں ۔ پنجرے ۔ جنگل ۔ جُھنڈ ۔

(i) تاجر نے جنگل میں طوطوں کا ——— دیکھا ۔ (ii) مِٹھّو ——— میں بند ہے ۔

(iii) طوطے ——— میں اُڑتے پھرتے تھے ۔ (iv) مِٹھّو میٹھی میٹھی ——— کرتا تھا ۔

7 — کون سے جانوروں کے پَر ہوتے ہیں ۔ اُن پر نشان ✓ لگائیے ۔

بلّی ۔ طوطا ۔ کُتّا ۔ کوّا ۔ مُرغی ۔ گائے ۔ گھوڑا ۔ چڑیا ۔ چُوہا ۔ چیل ۔ بکری ۔

پودے اور درخت

امجد مردان کے ایک گاؤں میں رہتا ہے۔ گاؤں کے کھیتوں میں گندم، گنّا اور تمباکو پیدا ہوتا ہے۔ لوگ کئی دُوسری فصلیں اور سبزیاں بھی اُگاتے ہیں۔ گاؤں کے باہر پھلوں کے باغ بھی ہیں۔

امجد پودوں اور درختوں کو غور سے دیکھتا ہے۔ مختلف قسم کے درختوں کے تنے، شاخیں، پتّے اور پھل، پھول مختلف ہوتے ہیں۔ امجد اکثر کدّو، خربوزے اور تربوز کے پودوں کو دیکھ کر حیران ہوتا ہے۔ اِن کے پودے نازک نازک سی بیلیں ہوتی ہیں اور پھل اِتنا بڑا ہوتا ہے! یہ بیلیں اپنے پھل کا بوجھ نہیں سہار سکتیں۔ اِسی لیے یہ زمین پر پھیل جاتی ہیں۔ اِن کا پھل بھی اُن کے ساتھ جُڑا ہُوا زمین پر پڑا ہوتا ہے۔

ستمبر کا مہینہ تھا۔ آلو کی فصل تیّار ہونے والی تھی۔ امجد کے ابّو کاروبار کے لیے آلو خریدنے کاغان جا رہے تھے۔ وُہ امجد کو بھی ساتھ لے گئے۔ امجد نے آلو کا پودا کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اُس نے سوچا: ”آلو کے پودے بہت بڑے بڑے ہوتے ہوں گے یا کدّو کی بیلوں جیسی بیلیں ہوتی ہوں گی۔ بیلوں کے ساتھ لگے ہُوئے آلو زمین پر پڑے ہوتے ہوں گے“۔ امجد ایسی ہی باتیں سوچتا رہا اور

ابّو کے ساتھ کاغان پہنچ گیا۔

دُوسری صُبح امجد کے ابّو آلوؤں کا سودا کرنے نکلے۔ امجد بھی ساتھ تھا۔ اُس نے ایک کھیت کے کِنارے آلوؤں کا بڑا سا ڈھیر دیکھا۔ کھیت میں اُسے نہ تو بڑے پودے نظر آئے، نہ زمین پر پھیلی ہُوئی بیلیں دکھائی دیں۔ کھیت میں چھوٹے چھوٹے پودے تھے۔ وُہ سوچ رہا تھا کہ یہ آلو کون سے پودوں سے توڑے گئے ہیں۔ اُس نے کھیت کے دُوسرے کونے میں کُچھ لوگوں کو پودے اُکھاڑتے دیکھا۔ وہ حیران ہو کر بولا، ارے! اِن پودوں کی جڑوں کے ساتھ تو آلو لٹک رہے ہیں۔

وُہ لوگ آلوؤں کو جڑوں سے الگ کر کے ایک طرف ڈھیر کر رہے تھے۔ امجد یہ دیکھ کر بہت حیران ہُوا۔ اُس نے بھی ایک چھوٹا سا پودا اُکھاڑا۔ اُس کی جڑوں کے ساتھ آلو لگے ہُوئے تھے۔

واپسی پر امجد نے ابّو کو آلو کے پودے کے بارے میں بتایا۔ ابّو نے کہا:

امجد بیٹے! ہر درخت اور پودے کے کئی حصّے ہوتے ہیں۔ پودے کا کُچھ حصّہ زمین کے اندر ہوتا ہے۔ اُس حصّے کے سہارے پودا زمین پر سیدھا کھڑا رہتا ہے۔ اِس حصّے کو جڑ کہتے ہیں۔ پودے جڑوں کے ذریعے ہی

زمین سے اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں۔ زمین سے اُوپر پَودے کا سیدھا حِصّہ تنا ہوتا ہے۔ تنے کے اُوپر کے حِصّے میں شاخیں ہوتی ہیں۔ اُن میں پتّے، پھُول، پھَل لگتے ہیں لیکن آلُو زمین میں جَڑ کے ساتھ لگے ہوتے ہیں۔ دَرَخت اور پَودے ہماری زِندگی کے لیے بَہُت ضرُوری ہیں۔ ہم بَعض دَرَختوں کے پھَل کھاتے ہیں۔ بَعض پَودوں کے پتّے کھاتے ہیں اور بَعض کے تنے ہماری خوراک بنتے ہیں مثلاً گنا۔ ہم بعض پَودوں کے بیج کھاتے ہیں اور بَعض کے بیجوں سے تیل نکالتے ہیں مثلاً سرسوں۔ بعض پَودوں کی جڑیں ہماری خوراک بنتی ہیں۔ پَودے اور دَرَخت اَور بھی کئی طرح سے ہمارے کام آتے ہیں۔ اِن کی لکڑی سے مکان، دروازے، کِھڑکیاں اور دُوسرا سامان بناتے ہیں۔ لکڑی کو ایندھن کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ کپاس کے پَودے سے رُوئی حاصل کرتے ہیں۔ اِس سے کپڑے اور بستر بناتے ہیں۔ بَہُت سے پَودے ہمارے جانوروں کی خوراک ہیں۔ پَودے اِنسانوں اور جانوروں کے لیے مُفید ہیں۔ اِسی لیے کہتے ہیں: "دَرَخت اور پَودے لگانا اور اُن کی حِفاظت کرنا ثواب کا کام ہے۔"

مَشق

1۔ کوئی سے دس پھَلوں کے نام بتائیے جو ہم کھاتے ہیں۔

2۔ اِن پَودوں میں سے کِس کا کون سا حِصّہ ہم کھاتے ہیں۔ پالک، گاجر، مٹر، مُولی، انگوُر، آم، کھجوُر، گنا، تربُوز، خربُوزہ، مکئی، گندم، سیب، آلُو۔

3۔ بیلیں زمین پر پھیلتی ہیں یا دُوسرے پودوں اور دیوار کے سہارے اُوپر اُٹھتی ہیں ــــ کیوں؟

4۔ پَودے ہمارے کِس کِس کام آتے ہیں؟ 5۔ اپنے گھر میں موجُود چیزوں کی فہرست بنائیے جو پودوں سے بنی ہیں۔ 6۔ اِن الفاظ کو الگ الگ حرُوف میں لِکھیں۔ ایندھن۔ بیجوں۔ ڈھیر۔ شاخیں۔ مختلف۔ بیلیں۔

"گھڑی کی چڑیا"

اِک ننھّی سی
چڑیا گھڑی کی
کھول کے کھڑکی
باہر آئے
وَقت بتائے
اور چھُپ جائے

پیڑ پہ کالا
کالا کوّا
دِن بھر بیٹھا
شور مچائے
وَقت گنوائے
اور اُڑ جائے

(قیّوم نظر)

مَشق

1 — کِس جانور کی کیا بولی ہے ؟

کائیں کائیں

چُوں چُوں

کُکڑُوں کُوں

میاؤں میاؤں

بھوں بھوں

مَیں مَیں

2 — اِس نظم میں ایسی گھڑی کا ذِکر ہے کہ جب ایک گھنٹہ پُورا ہوتا ہے تو اُس میں بنی ہُوئی کھڑکی کھُلتی ہے۔ پیتل کی بنی ایک چِڑیا کھڑکی سے باہر آتی ہے ۔ چُوں چُوں کی آواز سُنائی دیتی ہے ، چِڑیا پھر گھڑی میں واپس چلی جاتی ہے ۔ کیا آپ نے کوئی ایسی گھڑی دیکھی ہے جِس میں کوئی پرندہ یا جانور پلاسٹک کا بنا ہُوا ہو اور گھڑی کی سوئیوں کے چلنے کے ساتھ ساتھ وُہ ہِلتا ہُوا نظر آتا ہو۔

3 — اِن جانوروں میں سے کون سے کالے رنگ کے ہوتے ہیں ۔ کون سے سبز رنگ کے اور کون سے بھُورے رنگ کے ۔

شیر ، کوّا ، طوطا ، ریچھ ، اُونٹ ، مینڈک ۔

4 — نیچے چار گھڑیوں کی تصویریں بنی ہُوئی ہیں ۔ آپ دیکھ کر وقت بتائیے ۔

_____ بجے ہیں۔

_____ بجے ہیں۔

_____ بجے ہیں۔

_____ بجے ہیں۔

میٹھی عید

رمضان کا مہینہ تھا۔ اُنتیس روزے گزر چکے تھے۔ شام کے وقت لوگ چھتوں پر کھڑے تھے۔ سب مغرب کی طرف آسمان کو دیکھ رہے تھے۔ ناصر اور نجمہ بھی دادا جان کے ساتھ چھت پر کھڑے آسمان کو دیکھ رہے تھے۔ اِتنے میں آواز آئی: "وُہ دیکھو عید کا چاند۔" ہر طرف سے یہی آوازیں آنے لگیں۔ ناصر بھی چلّا اُٹھا: "دادا جان عید کا چاند نظر آ گیا!" چاند بہت باریک تھا، بڑی مُشکل سے نظر آتا تھا۔ دادا جان نے چاند دیکھ کر دُعا مانگی۔ سب نے ایک دُوسرے کو مُبارک دی۔ دادا جان نے بچّوں کو بتایا: "ہم رمضان کا پُورا مہینہ روزے رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِس کے اِنعام میں ہمیں عید کی خُوشیاں دیتے ہیں۔ آج رمضان کا مہینہ ختم ہو گیا۔ کل عید ہو گی۔" ناصر بولا: "دادا جان اِس عید کا نام میٹھی عید ہے نا!" دادا جان نے کہا: "بیٹے اِس عید کا نام تو عیدُالفطر ہے لیکن لوگ اِس عید پر میٹھی چیزیں پکاتے ہیں، اِس لیے اِسے میٹھی عید بھی کہتے ہیں۔"

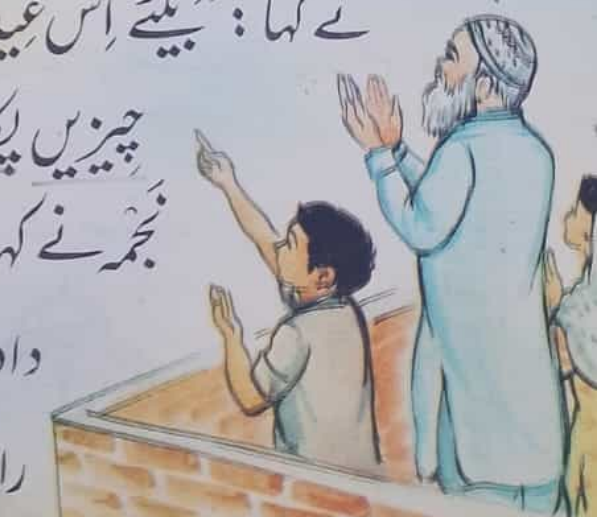

نجمہ نے کہا: "دادا جان یہ چاند تو بہت باریک ہے۔" دادا جان نے کہا: "ہاں بیٹی! ہر مہینے کی پہلی رات کا چاند بہت باریک ہوتا ہے۔ پھر یہ ہر روز بڑا اور رَوشن ہوتا

جاتا ہے۔ سات دِن بعد یہ آدھا اور چودھویں کی رات کو پُورا چاند ہوتا ہے، تھالی کی طرح گول اور بہُت رَوشن۔ چودھویں رات کے بعد یہ ہر روز اُسی طرح گھٹتا ہے جیسے پہلے بڑھتا رہتا ہے۔"

رات سب لوگ دیر تک عِید کی تیّاریاں کرتے رہے۔ صُبح اذان کے ساتھ ہی سب اُٹھ بیٹھے۔ بڑوں نے وضُو کرکے نماز پڑھی۔ بچّوں نے نہا دھو کر نئے کپڑے پہنے۔ سب نے ایک دُوسرے کو عِید کی مُبارکباد دی۔ سَوِیّاں کھائیں۔ پڑوسیوں کے یہاں بھیجیں۔ ناصِر کی امّی نے محلّے کے دو غریب بچّوں کے لیے نئے کپڑے بھیجے۔ ناصِر کے ابّو نے غریب لوگوں کے گھر میں کُچھ روپے بھیجے۔ نجمہ کے پُوچھنے پر امّی نے بتایا: "بیٹی یہ اِس لیے کہ سب لوگ عِید کی خُوشیوں میں شامل ہوسکیں۔"

عِید کی نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ ناصِر اپنے ابّو اور دادا جان کے ساتھ عِید کی نماز پڑھنے گیا۔ عِید کی نماز کے بعد سب اپنے دوستوں کے گلے ملے۔ ایک دُوسرے کو عِید کی مُبارکباد دی۔ گھر پہنچے تو ابّو، امّی اور دادا جان نے عِیدی دی۔

ماموں بھی آ گئے ۔ اُنھوں نے بھی عیدی دی اور ساتھ بازار لے گئے ۔

بازار میں بہت رونق تھی۔ جگہ جگہ مٹھائی کی دُکانیں سجی ہُوئی تھیں ۔ کھیل تماشے ہو رہے تھے ۔ بچّے رنگ رنگ کے نئے کپڑے پہنے خُوش خُوش سَیر کر رہے تھے ۔ ماموں نے ناصِر اور نجمہ کو غُبارے اور مٹھائی لے کر دی ۔

گھر واپس آ کر دونوں بچّے اپنے دوستوں سے عید مِلنے گئے ۔ شام تک اُن کے گھر لوگ عید مِلنے آتے رہے ۔ بچّوں کو عیدی مِلتی رہی ۔ وُہ بہت خُوش تھے ۔

مَشق

1 ــــ پہلی سطر کے الفاظ کے دُوسری سطر کے صحیح الفاظ سے جوڑ ملائیے ۔

پہلی سطر : چودھویں کا چاند ۔ روزے رکھتے ۔ میٹھی عید ۔ پہلی کا چاند ۔ چاند بڑھتا ہے ۔ چاند گھٹتا ہے ۔

دُوسری سطر : رمضان میں ۔ سِوّیاں ۔ پُورا اور گول ۔ آخری چودہ دِن میں ۔ باریک ۔ پہلے چودہ دِن میں ۔

2 ــــ عید کی خُوشیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کِس بات کا انعام ہیں ؟

3 ــــ عید کے موقع پر غریب لوگوں کی مدد کرنا کیوں ضروری ہے ؟

4 ــــ مہینے کی پہلی رات ، چودھویں رات اور ساتویں رات کے چاند کی شکل بنائیے ۔

5 ــــ اُلٹ معنی والے الفاظ لکھیے : میٹھی ۔ مغرب ۔ انعام ۔ روشن ۔ ختم ۔ نئے ۔ گھٹنا ۔ غریب ۔

سچ کی برکت

دادی امّاں عشا کی نماز سے جُوں ہی فارِغ ہُوئیں، ہُما جھٹ سے اُن کی گود میں جا پہنچی: "دادی امّاں! آج کی کہانی!"

دادی امّاں نے پیار سے ہُما کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اُنھوں نے کہانی شروع کی:

"کئی سو سال پہلے کی بات ہے، ایک شہر میں ایک یتیم بچّہ اور اُس کی ماں رہتے تھے۔ اُس بچّے کو علم حاصل کرنے کا بہُت شوق تھا۔ اُس نے اپنے شہر کے عالموں سے بہُت سا علم حاصل کیا۔ اب وُہ دُوسرے بڑے شہر جا کر علم حاصل کرنا چاہتا تھا۔ وُہ اِس سوچ میں رہتا تھا کہ اُس شہر جائے کیسے! کِس کے ساتھ جائے!

ایک قافِلہ اُس بڑے شہر جانے کے لیے تیّار ہو رہا تھا۔ اُس بچّے کو بھی پتہ چلا۔ اُس نے اپنی ماں سے ذِکر کیا۔ قافلے کے ساتھ جانے کی اِجازت مانگی۔ بیٹے کا یہ شوق دیکھ کر ماں بہُت خُوش ہُوئی۔ اُس نے خُوشی سے بیٹے کو جانے کی اجازت دی۔

قافلے کے روانہ ہونے کا دِن آیا۔ ماں نے بیٹے کو سفر میں کھانے پینے کے لیے چیزیں دیں۔ خرچ کرنے کے لیے چالیس اشرفیاں اُس کے کُرتے میں سی دیں۔ چلتے وقت ماں نے بیٹے کو نصیحت کی: "بیٹا ہمیشہ سچ کہنا۔ کبھی جھُوٹ

نہ بولنا۔ خُدا جھُوٹ کو پسند نہیں کرتا۔"

بچّہ ماں سے رُخصت ہو کر قافلے کے ساتھ چل پڑا۔ چلتے چلتے قافلہ ایک دِن ایک صحرا میں پہنچا۔ شام ہُوئی تو قافلہ ایک جگہ ٹھہر گیا۔ سب لوگ کھا پی کر سو گئے۔ آدھی رات کے وقت ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر دیا۔ شور مچ گیا۔ سب لوگ گھبرا کر اُٹھ بیٹھے۔ ڈاکوؤں نے قافلے کو چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا۔ اُنھوں نے ہر ایک کے سامان اور لباس کی تلاشی لی۔ جو کُچھ مِلا لُوٹ لیا۔

وُہ بچّہ ایک طرف کھڑا یہ سب کُچھ دیکھ رہا تھا۔ ایک ڈاکو اُس کے پاس آیا اور پُوچھا: "لڑکے تیرے پاس کیا ہے؟" اُس نے جواب دیا: "چالیس اشرفیاں"۔ ڈاکو بچّے کی بات کو مذاق سمجھا اور آگے بڑھ گیا۔ دو تین ڈاکو اَور بھی آئے اور یہی جواب سُن کر آگے بڑھ گئے۔

ڈاکو لُوٹا ہُوا مال اپنے سردار کے پاس لے گئے۔ ایک ڈاکو نے سردار کو اُس بچّے کا واقعہ سُنایا۔ دو اَور ڈاکوؤں نے بھی وہی بات بتائی۔ سردار نے اُس لڑکے کو لانے کا حُکم دیا۔ ایک ڈاکو گیا اور بچّے کو پکڑ لایا۔ سردار نے پُوچھا: "لڑکے تیرے پاس کیا ہے؟" بچّے نے جواب دیا: "چالیس اشرفیاں"۔

سردار نے کہا: "کہاں ہیں؟" بچّے نے کہا: "میرے کُرتے میں سِلی ہُوئی ہیں۔"
سردار نے بچّے کا کُرتا اُتروایا۔ سِلائی اُدھیڑی تو پُوری چالیس اشرفیاں نِکلیں۔
سردار نے حیران ہو کر پُوچھا: "تُو جھُوٹ بول کر یہ اشرفیاں بچا سکتا تھا۔ تُو نے ایسا کیوں نہیں کِیا؟" بچّے نے جواب دیا: "میری ماں کا حُکم ہے کہ کبھی جھُوٹ نہ بولوں۔"

سردار بچّے کی بات سُن کر سوچ میں پڑ گیا۔ پھر بولا: "اِس لڑکے کو اپنی ماں کے حُکم کا کِتنا خیال ہے اور مَیں خُدا کے حُکم کی پروا نہیں کرتا رہا۔ آخر خُدا کے سامنے حاضِر ہو کر کیا جواب دُوں گا۔" یہ کہہ کر سردار رو پڑا۔ اُس نے اُسی وقت تمام بُرے کاموں سے تَوبہ کر لی۔ قافلے والوں کا سارا مال واپس کرا دیا۔

یہ لڑکا پڑھ لِکھ کر بَہُت بڑا عالم اور بزرگ ہُوا۔ ہم سب اِس بزرگ کو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے نام سے جانتے ہیں۔"

مَشق

1 ۔ اُلٹ معنی رکھنے والے لفظوں کے جوڑے بنائیے:
سی دی ۔ جھُوٹ ۔ سچ ۔ اُدھیڑی ۔ دِن ۔ پہنایا ۔ خفا ۔ اُتروایا ۔
رات ۔ بُرے ۔ بیٹھا ۔ اچھّے ۔ کھڑا ۔ خُوش ۔

2 ۔ مناسب لفظ لکھ کر جُملے مکمّل کریں ۔ تلاشی ۔ اُتروایا ۔ مذاق ۔ اُدھیڑی
○ ڈاکو نے کُرتا ——— اور سِلائی ——— ○ بچّے کے
لباس کی ——— لی۔

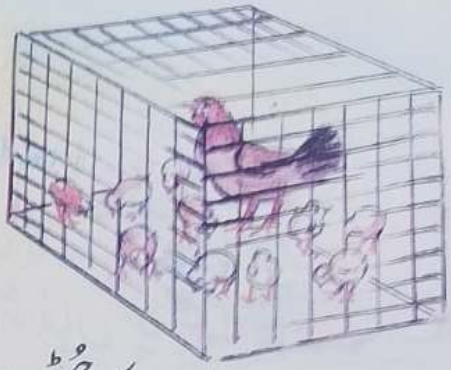

ہمارے دوست جانور

ارشد پشاور شہر میں رہتا ہے۔ گرمی کی چھٹیوں میں وہ اپنے دوست ناصر سے ملنے اُس کے گاؤں گیا۔ ناصر ارشد سے مل کر بہت خوش ہوا۔ اُسے اپنے گھر لے گیا۔ ناصر کی امّی بھی ارشد کو دیکھ کر خوش ہوئیں۔

ناصر کا گھر صاف ستھرا تھا۔ بڑا سا صحن تھا۔ صحن میں بڑے بڑے درخت تھے۔ ایک طرف مُرغیوں کا دڑبا تھا۔ کچھ مُرغیاں دڑبے میں بند تھیں۔ کچھ مُرغیاں اور چوزے دڑبے سے باہر تھے۔ چوزے بہت پیارے تھے۔ صحن میں دوسری طرف درختوں کے نیچے ایک گائے اور ایک بھینس بندھی تھی۔

ناصر کا بڑا بھائی عامر کھیتوں میں ہل چلانے گیا ہوا تھا۔ شام کے وقت وہ بیلوں کو لے کر آ گیا۔ ناصر نے بھائی کے ساتھ مل کر بیلوں کو کھرلی پر باندھا۔ عامر نے بیلوں، گائے اور بھینس کے آگے چارہ ڈالا۔ اُن کا ملازم بہت سی بھیڑیں اور بکریاں لے آیا۔ ناصر نے ملازم کے ساتھ مل کر سب بھیڑوں اور بکریوں کو باڑے میں بند کر دیا۔

ارشد نے اِتنے سارے جانور دیکھے تو حیران ہوا۔ اُس نے ناصر سے کہا:

"آپ کے گھر میں اِتنے سارے جانور ہیں۔ گائے، بیل، بھینّس، بھیڑیں بکریاں اور مُرغیاں ــــ" ناصِر نے کہا: "ایک گھوڑا

اور ایک گدھا بھی ہے۔ گھوڑے پر سوار ہو کر ابّا جان کام سے دُوسرے گاؤں گئے ہُوئے ہیں۔ گدھے کو چچا جان سامان لاد کر لانے کے لیے شہر لے گئے ہیں۔"

اَرشَد نے کہا: "ہمارے گھر میں تو صِرف ایک طوطا تھا۔ بھائی جان نے بَہُت شَوق سے پالا تھا۔ دو مہینے ہُوئے وُہ بھی مر گیا ہے۔"

عامِر نے کہا: اَرشَد! شہر میں لوگ کوئی پرندہ یا جانور صِرف شَوق کی خاطر پالتے ہیں۔ ہمارے یہ جانور تو ہماری ضرورت ہیں۔ ہم اِن کے بغیر گاؤں میں گُزارہ نہیں کر سکتے۔" اَرشَد نے پُوچھا: "بھائی جان! آپ جانوروں کے بغیر گُزارہ کیوں نہیں کر سکتے؟"

عامِر نے کہا: یہ جانور ہماری بَہُت سی ضرورتیں پُوری کرتے ہیں۔ گائے، بھینّس کا دُودھ ہم استعمال کرتے ہیں۔ پیتے بھی ہیں اور اِس سے دہی، لسّی اور گھی بھی بناتے ہیں۔

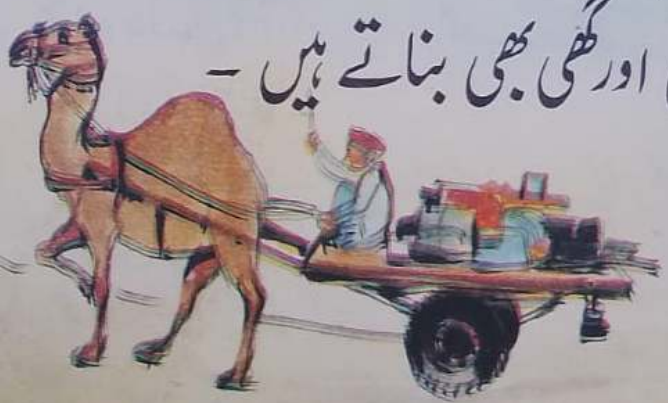

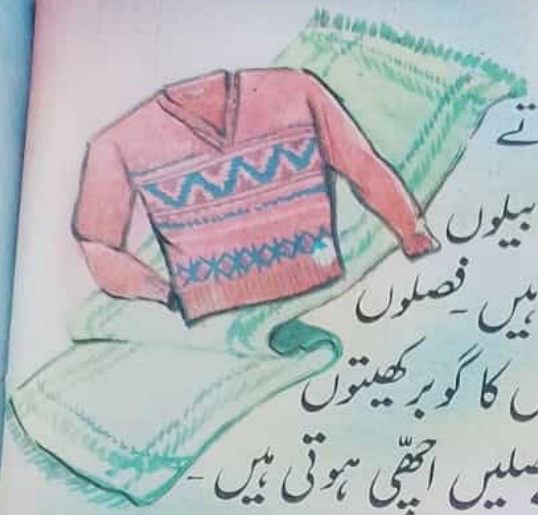

بیلوں سے ہم کھیتوں میں ہل چلاتے ہیں فصلیں بوتے ہیں۔ بیلوں سے رہٹ بھی چلاتے ہیں۔ فصلوں کو پانی دیتے ہیں۔ اِن جانوروں کا گوبر کھیتوں میں ڈالتے ہیں۔ گوبر اچھّی کھاد ہے۔ اِس سے فصلیں اچھّی ہوتی ہیں۔ مُرغیاں انڈے دیتی ہیں۔ ہم مُرغیوں کا گوشت اور انڈے کھاتے ہیں۔ بھیڑ، بکریاں دُودھ دیتی ہیں۔ ہم اِن کا گوشت بھی کھاتے ہیں۔ بھیڑوں کے بال کاٹ کر اُون بناتے ہیں۔ اُون سے گرم کپڑے اور سویٹر بنتے ہیں۔ اُونٹ، گدھے اور گھوڑے گاڑیاں کھینچنے، بوجھ اُٹھانے اور ہماری سواری کے کام آتے ہیں۔ کُتّے ہماری اور ہمارے جانوروں کی رکھوالی کرتے ہیں۔ یہ سب جانور ہمارے لیے مُفید ہیں۔ یہ سب ہمارے دوست جانور ہیں۔"

مَشق

1 — کوئی سے پانچ مُفید پالتُو جانوروں کے نام بتائیے۔

2 — بیل ہمارے کس کام آتے ہیں؟

3 — گاؤں کے لوگ جانور پالتے ہیں اور اُن سے کام لیتے ہیں۔ اُن کا فائدہ دُوسرے لوگوں کو کس طرح پہنچتا ہے — ذرا سوچیے۔

4 — ہم جن جانوروں کا دُودھ پیتے اور گوشت کھاتے ہیں اُن پر نشان لگائیے۔

مُرغی - گائے - بکری - گھوڑا - بھینس - بھیڑ - کبُوتر - طوطا۔

5 — دونوں جملوں میں دیے ہُوئے جانوروں کے نام باری باری لکھ کر جملے مکمل کیجیے:

گھوڑا - گدھا - بیل - گائے - مُرغی - بھیڑ - بکری - بھینس - کبُوتر۔

(i) ناصر ایک ——— لایا (ii) ناصر دو ——— لایا۔

بلّی کا بچّہ

میرا چھوٹا بھائی اِک دِن
بلّی کا بچّہ لے آیا
اُس کا مَیل کُچیل اُتارا
اُس کو صابُن سے نہلایا
تاکہ دُھوپ میں سُوکھ وُہ جائے
اُس کو کوٹھے پر چھوڑ آیا
سُوکھ گیا تو اُس بچّے کو
ریشم کا کُرتا پہنایا
پھر بازار سے دُودھ منگا کر
اُس بچّے کو خُوب پلایا
جب کھانے کا وقت آیا تو
اُس کو اپنے ساتھ کھلایا
جب سونے کی باری آئی
اُس کو اپنے ساتھ سُلایا

صُبح کو جس دَم بِستر دیکھا
بھائی کو تب غُصّہ آیا
اُس کا چہرہ کالا کرکے
پہلے ، آئینہ دِکھلایا
بعد میں کھول کر اُس کی رسّی
گھر سے باہر مار بھگایا

(خالد بزمی)

مَشق

1 – صحیح جواب پر ✓ کا نِشان لگائیے ۔ بھائی نے بِلّی کے بچّے کو :

(i) نہلایا ○ صابن سے ○ تولیے سے ○ مٹی سے ۔

(ii) کوٹھے پر چھوڑا ○ گرم کرنے کے لیے ○ سُوکھنے کے لیے ○ رونے کے لیے ۔

(iii) پہنایا ○ زین کا کوٹ ○ سُوتی پاجامہ ○ ریشم کا کُرتا ۔

2 – بھائی نے بِلّی کے بچّے کو ساتھ سُلایا لیکن صُبح بِستر دیکھ کر غُصّہ کیوں آیا ؟

3 – بھائی نے بِلّی کے بچّے کو دُودھ پلایا اور کھانا کِھلایا ۔ اگر بھائی نے چُوزے پالے ہوتے تو اُنھیں کیا پلاتا ؟ کیا کِھلاتا ؟

4 – کیا آپ نے بھی کوئی جانوَر پال رکھا ہے ؟ آپ اُسے کیا کِھلاتے پلاتے ہیں ؟

5 – چھ پالتُو جانوَروں کے نام بتائیے ۔

موٹروں کی دَوڑ

نیلم اور رِضوان صحن میں کھیل رہے تھے۔ نیلم نے رِضوان سے بسوں کی دَوڑ لگانے کے لیے کہا۔ دونوں نے اپنی اپنی کھلونا گاڑی کی رسّی پکڑی اور دَوڑ پڑے۔ رِضوان بڑا تھا۔ وُہ تیز دَوڑا اور نیلم سے پہلے صحن کے دُوسرے کونے میں پہنچ گیا۔ اب نیلم نے موٹروں کی دَوڑ کرانے کو کہا۔

دونوں اپنی موٹریں لے کر برآمدے کے ایک کونے میں آ گئے۔ نیلم کی موٹر سُرخ اور بڑی تھی۔ رِضوان کی موٹر نیلی تھی۔ دونوں نے موٹروں کو فرش پر رکھ کر زور سے دھکیلا۔ رِضوان کی موٹر برآمدے کی دُوسری دیوار تک پہنچ گئی۔ نیلم کی موٹر برآمدے کے درمیان میں پہنچ کر رُک گئی۔ نیلم نے کہا: "بھائی میری موٹر خراب ہے۔" رِضوان نے کہا: "نیلم یہ موٹر تو بڑی اور خُوبصُورت تھی۔ تُم نے پسند کر کے لی تھی۔ چاہو تو میری موٹر سے بدل لو۔" نیلم نے موٹر بدل لی۔

دونوں نے پھر فرش پر موٹروں کو زور سے دھکیلا۔ نیلم کی موٹر اب ذرا دُور تک تو گئی لیکن رِضوان کی موٹر کو نہ پہنچ سکی۔ اُن کے ابُّو امّی اُنھیں کھیلتا دیکھ

رہے تھے۔ کمرے سے باہر نکل
آئے۔ ابّو نے نیلم کو دلاسا دے
کر کہا: "نیلم بیٹی! تمھاری بس یا موٹر
خراب نہیں۔ بسوں کی دَوڑ میں تُم اِس لیے پیچھے رہ گئیں کہ
رِضوان تُم سے بڑا ہے۔ وُہ تیز دَوڑا اور اپنی بس کو کھینچتا ہُوا تُم سے پہلے پہنچ
گیا۔ تُم نے بیل گاڑی اور تانگہ تو دیکھا ہے نا!"
نیلم نے جواب دیا: "جی ابّو جی! بیل گاڑی کو بیل کھینچتے ہیں اور تانگے
کو گھوڑا۔" ابّو نے کہا: "گھوڑا پالتو جانوروں میں سب سے تیز دَوڑتا ہے،
اِس لیے تانگہ بیل گاڑی سے تیز چلتا ہے۔" نیلم نے کہا: "لیکن ابّو جی موٹروں
کی دَوڑ میں تو ہم خُود نہیں دَوڑے تھے!"
ابّو نے مُسکرا کر کہا: "بیٹی ہر چیز کو حرکت دینے کے لیے قوّت لگانی پڑتی
ہے۔ کھینچنے اور دھکیلنے میں بھی قوّت لگانی پڑتی ہے تب چیزیں حرکت کرتی ہیں۔
رِضوان تُم سے بڑا ہے۔ وُہ زیادہ قوّت رکھتا ہے۔ اُس نے موٹر کو زیادہ زور سے
دھکیلا، وُہ زیادہ دُور تک گئی۔ ہم جتنی زیادہ قوّت سے کِسی چیز کو
دھکیلتے ہیں وُہ اُتنی ہی تیزی سے اَور زیادہ دُور تک جاتی ہے۔

بھاری چیزوں کے لیے زیادہ قوّت کی ضرُورت
ہوتی ہے۔ تُم نے ایک جیسی قوّت

سے دونوں موٹروں کو دھکیلا تھا۔ ہلکی موٹر بھاری موٹر سے زیادہ دُور تک گئی۔" نِیلم نے کہا: "ابّو جی اصلی والی موٹر، ریل گاڑی اور جہاز کو تو کوئی نہیں دھکیلتا۔ اُنھیں تو کوئی جانور بھی نہیں کھینچتا۔ وُہ سب چیزیں تو خُود بخُود حرکت کرتی ہیں اور بہُت تیز چلتی ہیں!"

ابّو نے ہنس کر کہا: "نہیں بیٹی وُہ بھی خُود بخُود حرکت نہیں کرتیں۔ اُن میں مشین لگی ہوتی ہے جسے اِنجن کہتے ہیں۔ اِنجن بہُت قوّت رکھتے ہیں۔ اِنجن پٹرول یا بجلی سے چلتے ہیں۔ اِنجن کی قوّت سے یہ سب گاڑیاں چلتی ہیں۔"

نِیلم یہ بات سُن کر نِیلی موٹر ہاتھ میں لیے ہُوئے بھائی کی طرف بڑھی اور بولی: "بھائی اپنی موٹر لے لیں۔ میری سُرخ موٹر مُجھے واپس دے دیں۔" نِیلم کی اِس بات پر سب ہنس پڑے۔ رِضوان نے نِیلم کی موٹر واپس کر دی۔

مَشق

1 — اِن گاڑیوں کی رفتار کے مُطابق اِن پر ترتیب وار نمبر لگائیے۔ سب سے تیز چلنے والی گاڑی پر نمبر ا لگائیے اور اِسی ترتیب سے باقی پر نمبر لگائیں: بس - موٹر - تانگہ - ہوائی جہاز - بیل گاڑی۔

2 — صحیح لفظ لِکھ کر جُملے مکمّل کیجیے: تیز - زیادہ - کم - دُور - ساکن - قوّت -
○ حرکت نہ ہو تو چیزیں _____ ہوتی ہیں۔ ○ چیزوں کو حرکت میں لانے کے لیے _____ لگانی پڑتی ہے۔
○ ہلکی چیز کو حرکت دینے کے لیے _____ قوّت لگانی پڑتی ہے۔ ○ بھاری چیز کو حرکت میں لانے کے لیے _____ قوّت لگانی پڑتی ہے۔ ○ ہلکی چیز قوّت لگانے سے _____ اور _____ تک حرکت کرتی ہے۔

3 — کِس کو کون کھینچتا ہے؟ پہلی سطر کے لفظوں کے دُوسری سطر سے جوڑ مِلائیے۔
پہلی سطر: تانگے کو - سائیکل کو - بیل گاڑی کو - ریل گاڑی کو۔ دُوسری سطر: آدمی - گھوڑا - انجن - بیل۔

4 — آپ نے جو سواریاں دیکھی ہیں اُن کے نام لکھیے۔ 5 — دَوڑا - دَوڑی - دوڑے میں سے مناسب لفظ لِکھ کر جُملے مکمّل کیجیے:-

(i) بس _____ (ii) ریل _____ (iii) تانگہ _____
(iv) نِیلم _____ (v) رِضوان _____
(vi) موٹر _____ (vii) ہم _____

چوہوں کی مجلس

ایک دن چوہوں کی مجلس ہوئی۔ چھوٹے بڑے سب چوہے جمع ہوئے۔ ایک نے کہا: "آج کل بلّی نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔" دوسرا بولا: ہاں وہ ہمیں چین سے کھانے بھی نہیں دیتی۔" تیسرے نے کہا: "تو پھر اس کی کوئی تدبیر سوچی جائے۔" چوتھا بولا: "ضرور، ضرور۔"

پہلے چوہے نے کہا: "تو پھر اس سے بچنے کی کوئی تدبیر بتائیے۔" ایک چھوٹے سے چوہے نے کہا: "تدبیر تو میں بتا دیتا ہوں۔ بلّی کے گلے میں ایک چھوٹی سی گھنٹی باندھ دی جائے۔ جب بلّی آئے گی تو گھنٹی کی آواز سے ہم کو خبر ہو جائے گی۔ ہم سب اپنے اپنے بلوں میں جا چھپیں گے۔"

سب چوہوں نے چھوٹے

چُوہے کی اِس تدبیر کو بہُت پسند کیا۔ ایک نے کہا: تدبیر تو بڑی اچھّی ہے۔ مَیں ابھی کہیں نہ کہیں سے گھنٹی ڈھونڈ لاتا ہُوں۔" یہ کہہ کر وُہ گیا اور فوراً ایک گھنٹی لے آیا۔

ایک بُوڑھا چُوہا کونے میں بیٹھا یہ ساری باتیں غَور سے سُن رہا تھا۔ وُہ بولا: "بھائیو! تدبیر تو بڑی اچھّی ہے، لیکن یہ تو بتاؤ کہ بلّی کے گلے میں گھنٹی باندھے گا کون؟" یہ سُن کر سب چُوہے ایک دُوسرے کا مُنہ دیکھنے لگے۔ اِتنے میں دُور سے میاؤں میاؤں کی آواز آئی۔ گھنٹی کو وہیں چھوڑ کر سب چُوہے اپنے اپنے بِلوں میں جا چُھپے۔

مَشق

1 — مجلس میں چھ چُوہے بولے۔ ترتیب کے مُطابق خالی جگہیں پُر کیجیے۔

(i) پہلا بولا، ——— بولا، ——— بولا، ——— بولا، ——— بولا۔

(ii) پہلے نے کہا، ——— نے کہا۔ ——— نے کہا۔ ——— نے کہا۔ ——— نے کہا۔

2 — خالی جگہ میں لفظ لکھیے: چُوں چُوں۔ مَیں مَیں۔ میاؤں میاؤں۔ ٹَیں ٹَیں۔

(i) بلّی ..... کرتی ہے۔ (ii) بکری ..... کرتی ہے۔

(iii) طوطا ..... کرتا ہے۔ (iv) چڑیا ..... کرتی ہے۔

3 — سب چُوہے کیُوں جمع ہُوئے؟

4 — بلّی سے بچنے کے لیے اُنھوں نے کیا تدبیر سوچی؟

5 — بُوڑھے چُوہے نے کیا کہا؟

6 بُوڑھے چوہے کی بات سُن کر سب چُوہے ایک دُوسرے کا مُنہ کیوں دیکھنے لگے؟

7 ــ کون سے جانور کہاں رہتے ہیں ؟ جوڑ ملائیے ۔

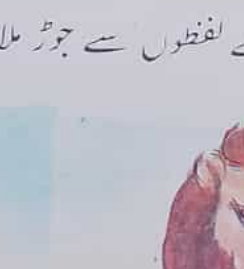
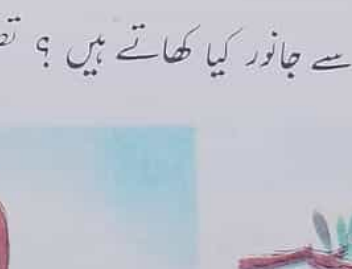

8 ــ کون سے جانور کیا کھاتے ہیں ؟ تصویروں کے لفظوں سے جوڑ ملائیے ۔

پھل ۔ گوشت ۔ گھاس ۔

دانہ ۔ دُودھ ۔ پتّے ۔

گھاس ۔ پتّے ۔ گوشت ۔

قصبے اور شہر — لوگ اور پیشے

جمیل ایک قصبے میں رہتا ہے۔ قصبے کے آس پاس گاؤں ہیں۔ قصبہ گاؤں سے بڑا ہوتا ہے۔ یہاں گاؤں سے زیادہ لوگ آباد ہیں۔

جمیل کے قصبے میں ایک چھوٹا سا ہسپتال ہے۔ ہسپتال میں ڈاکٹر بیماروں کا علاج کرتے ہیں۔ دو ہائی سکول ہیں۔ آس پاس کے گاؤں سے بھی بچّے وہاں پڑھنے آتے ہیں۔ سکول میں اُستاد بچّوں کو پڑھاتے ہیں۔

قصبے کے آس پاس دُور تک کھیت اور باغ ہیں۔ کھیتوں میں فصلیں اور سبزیاں اُگتی ہیں۔ باغوں میں پھلوں کے دَرَخت ہیں۔

جمیل کے قصبے کے لوگ سیدھے سادے اور محنتی ہیں۔ یہ سادہ کپڑے پہنتے ہیں۔ سادہ خوراک کھاتے ہیں۔ اِن میں سے بہُت سے لوگ کھیتوں میں ہَل چلاتے ہیں۔ فصلیں اور سبزیاں اُگاتے ہیں۔ دَرَخت لگاتے ہیں۔ مال مویشی پالتے ہیں۔ اِن کا پیشہ کھیتی باڑی ہے۔

کچھ لوگوں نے دُکانیں کھولی ہُوئی ہیں۔ وُہ لوگوں کی ضرورت کا سامان شہر سے لاکر وہاں بیچتے ہیں۔

اِن کا پیشہ تجارت ہے۔

قصبے میں جُوتے بنانے والے موچی، مٹّی کے برتن بنانے والے کُمھار اور کھڈی پر کپڑا بُننے والے جولاہے بھی ہیں۔ لوہار لوہے سے ہَل کے پھالے اور درانتیاں بناتے ہیں۔ بڑھئی لکڑی کا سامان بناتے ہیں۔ حجام لوگوں کے بال کاٹتے ہیں۔ موچی، لوہار، جولاہے، کُمھار، بڑھئی اور حجام یہ سب لوگ کاریگر ہیں۔ قصبے کے لوگ کاریگروں کی بَہُت عزّت کرتے ہیں۔ کچھ لوگ دفتروں میں کام کرتے ہیں۔ اُنھیں ملازمت پیشہ کہتے ہیں۔ قصبے کے سب لوگ مِل جُل کر رہتے ہیں۔ ایک دُوسرے کی عزّت کرتے ہیں۔ ایک دُوسرے کے کام آتے ہیں۔

جمیل ایک دِن اپنے ماموں کے ساتھ شہر گیا۔ شہر میں بَہُت زیادہ لوگ تھے۔ ہر طرف بھیڑ لگی ہُوئی تھی۔ بڑی بڑی عمارتیں، دُکانیں اور بازار تھے۔ چوڑی اور پکّی سڑکوں پر موٹروں، بسوں، تانگوں، رکشوں اور موٹر سائیکلوں کی قطاریں تھیں۔

جمیل کو حیران دیکھ کر ماموں نے کہا: شہر کی آبادی قصبے سے بَہُت زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں تجارت اور کاروبار زیادہ ہوتا ہے۔ شہر میں طرح طرح کی چیزیں بنانے کے کارخانے ہیں۔ کارخانوں میں کاریگر اور مزدُور کام کرتے ہیں۔ کئی کئی سکُول اور کالج ہیں۔ بڑے بڑے ہسپتال ہیں۔

ہسپتالوں میں بہت سے ڈاکٹر اور نرسیں ہیں۔ ڈاکٹر بیماروں کا علاج کرتے ہیں۔ نرسیں بیماروں کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ شہر میں روزی کمانے کے موقعے زیادہ ہوتے ہیں۔ اِس لیے شہر میں زیادہ لوگ رہتے ہیں۔

مشق

1۔ ٹھیک جواب پر ✓ نشان لگائیے۔ کِس پیشے والے کو کیا کہتے ہیں؟

(i) جُوتے بنانے والے (حجام، کُمھار، موچی) (ii) لوہے کے اوزار بنانے والے (کُمھار، لوہار، بڑھئی)

(iii) مٹی کے برتن بنانے والے (کُمھار، لوہار، حجام) (iv) بال کاٹنے والے (بڑھئی، حجام، موچی)

(v) بیماروں کا علاج کرنے والے (اُستاد، ڈاکٹر، کاریگر) (vi) پڑھانے والے (ڈاکٹر، اُستاد، تاجر)

(vii) کارخانوں میں کام کرنے والے (کُمھار، کاریگر، موچی) (viii) کھیتی باڑی کرنے والے (تاجر، کِسان، مزدُور)

(ix) ڈاک تقسیم کرنے والے (مزدُور، کاریگر، ڈاکیے)

(x) دُکانداری کرنے والے (کِسان، کاریگر، تاجر)

2 ــــ آپ کے قصبے یا شہر کے لوگ کیا کیا کام کرتے ہیں؟

3 ــــ اِن الفاظ کو صحیح صُورت میں دیے ہُوئے دونوں جُملوں کی خالی جگہوں میں باری باری لگا کر درست جُملے بنائیے۔

ہسپتال۔ ڈاکٹر۔ سکول۔ نرس۔ کارخانہ۔
عمارت۔ دُکان۔ موٹر۔ بس۔ تانگہ۔ سڑک۔
قطار۔

(i) ایک ــــــ ہے۔ (ii) دو ــــــ ہیں۔

(مثال: ایک سڑک ہے۔ دو سڑکیں ہیں)

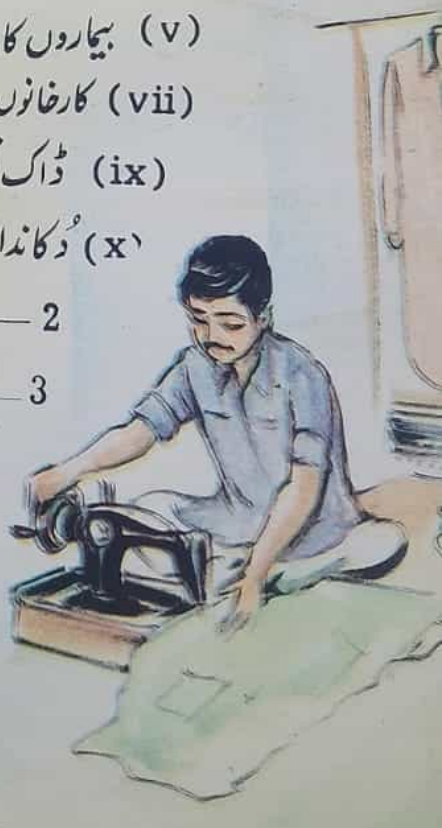

موسم

(آہا لو برسات ہے آئی)

گرمی سے چھٹکارا پایا — موسم پیارا پیارا آیا
ہونٹوں پہ یہ بات ہے آئی — آہا لو برسات ہے آئی
بادل رحمت بن کر آئے — بارش جیسی نعمت لائے
بوندوں کی بارات ہے آئی — آہا لو برسات ہے آئی
بادل دوڑے دوڑے آئیں — چاند ستارے چھپ چھپ جائیں
پیاری پیاری رات ہے آئی — آہا لو برسات ہے آئی
گلشن گلشن پھول کھلے ہیں — ٹہنی ٹہنی جھول رہے ہیں
پھولوں کی بارات ہے آئی — آہا لو برسات ہے آئی

(راز کاشمیری)

مشق

1 — سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں ؟
2 — ان موسموں کو سردی کے موسم سے شروع کر کے ترتیب سے لکھیے۔
گرمی ، سردی ، بہار ، خزاں۔
3 — پت جھڑ کا موسم کب آتا ہے سردی سے پہلے یا بعد میں ؟
4 — آپ کو کون سا موسم اچھا لگتا ہے اور کیوں ؟
5 — ایک جیسی آواز والے الفاظ کے جوڑے بنائیے۔ پایا۔ آئیں۔ رحمت۔ جائیں۔ پھول۔ بارات۔ جھول۔ آئے۔ نعمت۔ برسات۔ لائے۔ آیا۔
6 — دیے ہوئے الفاظ کے دو موزوں گروہ بنائیے (جیسے گلشن۔ پھول۔ ٹہنی)
بادل۔ رات۔ چاند۔ برسات۔ ستارے۔ بوندیں۔

روشنی اور حرارت

ساجد کہانیوں کی کتاب پڑھ رہا تھا۔ اچانک گلی میں آواز آئی ــــ "چاقو چھریاں تیز کرالو"۔ ساتھ ہی اُسے اپنی امّی جان کی آواز سنائی دی، "ساجد بیٹے دَوڑ کر ٹھہرانا اس چاقو چھریاں والے کو۔"

ساجد نے کتاب بند کی۔ گلی میں نِکلا۔ ایک آدمی اُونچی آواز میں کہہ رہا تھا، "چاقو چھریاں تیز کرالو۔" اُس نے اپنی پیٹھ پر لکڑی کا بڑا سا پہیّا لاد رکھا تھا۔ پہیّے پر پٹّہ بھی چڑھا ہُوا تھا۔ اُوپر کے حِصّے میں پتّھر کی گول تھالی جیسی سِل لگی ہُوئی تھی۔ ساجد نے اُسے بُلایا۔ وُہ لَوٹ آیا اور پیٹھ پر سے وُہ پہیّا اُتار کر چار پایوں پر کھڑا کر دیا۔

ساجد گھر میں واپس گیا۔ امّی نے اُسے گوشت اور سبزی کاٹنے کی دو چھُریاں تیز کرانے کے لیے دِیں۔ چھُریاں تیز کرنے والے نے پاؤں سے پہیّے کو زور سے گھمایا۔ پہیّا گھُوما تو پتّھر کی گول سِل بھی بہُت تیزی سے گھُومنے لگی۔ اُس نے چھُری کو گھُومتی سِل کے ساتھ لگا دیا۔ چھُری اور پتّھر کے رگڑ کھانے سے بہُت زور کا شور اُبھرا۔ آگ کی چِنگاریاں اُڑنے

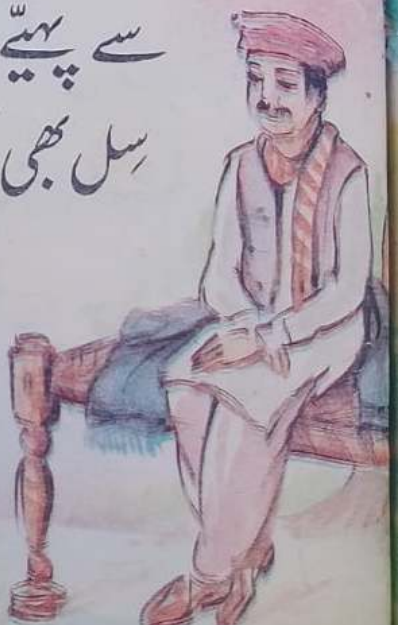

لگیں۔ ساجد یہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔

شام کو راشد بھائی کالج سے واپس آئے تو اُس نے اُنھیں وُہ واقعہ سُنایا۔ راشد نے کہا:

"ساجد میاں اگر دو چیزوں کو آپس میں رگڑا جائے تو حرارت پیدا ہوتی ہے۔ تُم نے کبھی سردیوں میں اپنے ٹھٹھرے ہُوئے ہاتھوں کو آپس میں رگڑ کر گرم کیا ہوگا! اِسی طرح چیزوں کو جتنی تیزی سے آپس میں رگڑا جائے گا اُتنی ہی زیادہ حرارت پیدا ہوگی۔ یعنی جتنی رگڑ زیادہ ہوگی اُتنی حرارت زیادہ ہوگی۔ رگڑ بہُت زیادہ ہو جائے تو آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں۔ چھُری بھی تیزی سے گھومتی پتّھر کی سِل سے رگڑ کھا کر چنگاریاں پیدا کر رہی تھی۔ پُرانے زمانے میں تو لوگ پتّھروں کو آپس میں رگڑ کر آگ جلایا کرتے تھے۔ ہم آج بھی اُسی اصُول پر دیا سلائی کو ماچس کی ڈِبیا کے ساتھ رگڑ کر آگ جلاتے ہیں۔

حرارت ہمارے لیے بہُت ضرُوری ہے۔ اس سے ہم کھانا پکاتے ہیں۔ پانی گرم کرتے ہیں۔ سردیوں میں اپنے آپ کو اور مکانوں کو گرم رکھتے ہیں۔ تیل، گیس، بجلی، لکڑی سب حرارت کے ذریعے ہیں لیکن سُورج ہمارے لیے

حرارت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ سُورج کی حرارت سے فصلیں اور پھل پکتے ہیں۔ اِس کی حرارت سے ہم سردی سے بچتے ہیں۔ سُورج سے ہم روشنی بھی حاصل کرتے ہیں۔ سُورج ڈُوب جاتا ہے تو ہر طرف اندھیرا ہو جاتا ہے۔ پھر ہم موم بتّی، لالٹین، بجلی کے بَلب جلا کر روشنی حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے لیے روشنی کے بھی اکثر وہی ذریعے ہیں جن سے ہمیں حرارت مِلتی ہے۔ سُورج، تیل، گیس، بجلی، آگ۔ حرارت کے یہ ذریعے ہمارے لیے بَہُت مُفید ہیں لیکن خطرناک بھی ہیں۔ حرارت کی زیادتی نُقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔ اِس لیے آگ، بجلی، تیل وغیرہ کے بارے میں احتیاط برتنی چاہیے۔"

مَشق

1۔ حرارت کا سب سے بڑا قُدرتی ذریعہ کون سا ہے؟ 2۔ ہمیں اَور کن کن چیزوں سے حرارت حاصل ہوتی ہے؟
3۔ کن چیزوں کی رگڑ سے حرارت پیدا ہوتی ہے؟ 4۔ سردیوں میں ہم دُھوپ میں کیوں بیٹھتے ہیں؟
5۔ حرارت سے ہمیں کیا فائدے پہنچتے ہیں؟ 6۔ گرمیوں میں ہم چھاؤں میں کیوں بیٹھتے ہیں؟
7۔ زیادہ حرارت کے نُقصان سے بچنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ 8۔ روشنی کا سب سے بڑا قُدرتی ذریعہ کون سا ہے؟
9۔ کن چیزوں کو جلا کر ہم رات کو روشنی حاصل کرتے ہیں؟

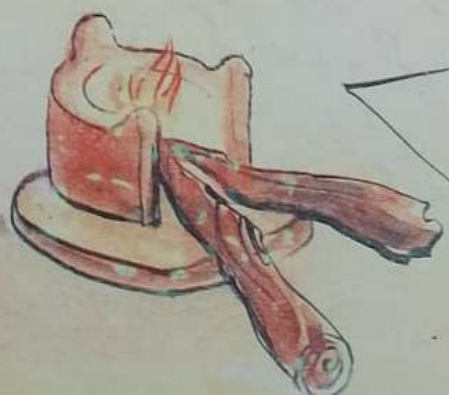
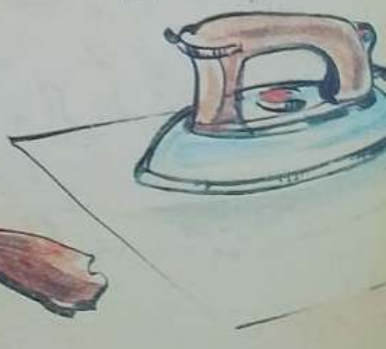

اچھّے پڑوسی

اچھّے پڑوسی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہوتے ہیں۔ وُہ ایک دُوسرے کے آرام کا خیال رکھتے ہیں۔ مُشکل وَقت میں ایک دُوسرے کے کام آتے ہیں۔ ضرُورت کے وَقت ایک دُوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اچھّے پڑوسیوں کا آپس میں بھائیوں جیسا تعلّق ہوتا ہے۔ شکیل کے پڑوس میں شاہد اور اُس کے گھر والے رہتے ہیں۔ شکیل اور اُس کے گھر والوں سے وُہ بہُت خوش ہیں۔ شکیل کے امّی ابّو اُن کا بہُت خیال رکھتے ہیں۔ اُن کے ساتھ اچھّا سلُوک کرتے ہیں۔ شکیل کے ابّو کہا کرتے ہیں: "پڑوسیوں کا بڑا حق ہوتا ہے۔ ہمارے نبیؐ نے پڑوسیوں کے حق کا خیال رکھنے کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ حضورؐ نے حُکم دیا ہے کہ ہم پڑوسیوں کے ساتھ اچھّا سلُوک کریں۔ اُن کے آرام کا خیال رکھّیں۔ ضرُورت کے وَقت اُن کی مدد کریں۔ حضُور صَلّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلّم نے اُن لوگوں کو ناپسند کیا ہے جن سے پڑوسیوں کو دُکھ پہنچے۔"

شاہد کے گھر والے بھی بہُت اچھّے لوگ ہیں۔ وُہ بھی اپنے پڑوسیوں کے آرام کا خیال رکھتے ہیں۔ وَقت بے وَقت ریڈیو نہیں بجاتے۔ ریڈیو اور ٹیلی وِژن اُونچی آواز سے نہیں لگاتے۔ سب اپنے بچّوں کو سمجھاتے ہیں کہ گلی محلّے میں شور نہ مچائیں۔ گلی محلّے میں نہ کھیلیں۔

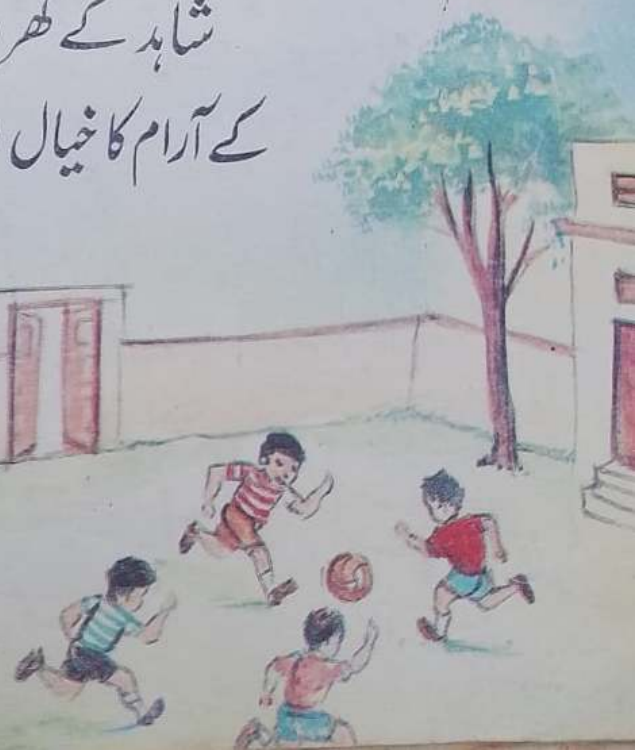

گلی محلّے میں کرکٹ، گُلّی ڈنڈا اور اِس قسم کے کھیل کھیلنے سے نُقصان پہنچ سکتا ہے۔ گیند یا گُلّی کسی کے سر میں لگ سکتی ہے۔ کسی کی کھڑکی یا موٹر کا شیشہ توڑ سکتی ہے۔ اِسی لیے شکیل اور شاہد کے گھر کے بچّے کھیل کے میدان میں جا کر کھیلتے ہیں۔ وُہ چھٹی کے بعد سکُول کے میدان میں کھیلتے ہیں۔ وُہ آپس میں لڑتے جھگڑتے نہیں۔

شکیل کے گھر والے اور اُن کے پڑوسی اپنے گھر کا کُوڑا کرکٹ گلی میں یا ایک دُوسرے کے گھر کے آگے نہیں پھینکتے۔ سب مِل کر اپنی گلی محلّے کو صاف رکھتے ہیں۔

شکیل کی امّی کوئی خاص چیز پکاتی ہیں تو اپنے پڑوسیوں کے گھر میں ضرور بھیجتی ہیں۔ پڑوسی بھی اُن کے گھر چیزیں بھیجتے ہیں۔ ایک دُوسرے کے گھر تحفے بھیجنے سے محبّت بڑھتی ہے۔

شاہد کے گھر کی عورتیں کام کاج سے فارغ ہو کر کبھی شکیل کے گھر آجاتی ہیں۔ کبھی شکیل کی امّی اُن کے گھر چلی جاتی ہیں۔ ایک دُوسرے کی خیریت پُوچھتی ہیں۔ کسی کا کوئی کام کاج باقی ہو تو سب مِل کر کر دیتی ہیں۔

اِن میں سے کسی کے گھر زیادہ مہمان آجائیں تو دُوسرے اُن کے سنبھالنے میں مدد کرتے ہیں۔ کوئی گھر سے کہیں باہر چلا جائے تو اُس کے گھر کا خیال رکھتے ہیں۔ ایک دفعہ شاہد کے گھر والے کُچھ دِن

کے لیے دُوسرے شہر چلے گئے۔ شاہد کا اِمتحان شروع تھا اِس لیے
وُہ نہ جا سکا۔ وُہ شکیل کے گھر میں ہی رہا۔
شکیل کے ابُّو اُن کے گھر کی دیکھ بھال کرتے
رہے۔ ایک دفعہ شکیل کا ایک
پڑوسی بیمار ہو گیا تو وُہ روزانہ اُس کا کھانا
ہسپتال پہنچاتا تھا۔ اِسی طرح وُہ دُوسرے پڑوسیوں
کی بھی ہر خدمت کے لیے تیّار رہتا ہے۔ اِسی لیے کہتے ہیں اچھّا پڑوسی
اللہ کی نِعمت ہوتا ہے۔

مَشق

1 — آپ اپنے پڑوسیوں کے کِس کِس کام آتے ہیں ؟

2 — آپ کہاں کھیلتے ہیں ؟

3 — ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے پڑوسیوں کے حق کے بارے
میں کیا فرمایا ہے ؟

4 — آپ کے خیال میں اچھّے پڑوسی کو کیسا ہونا چاہیے۔ اُسے
کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے ؟

5 — اُلٹ معنی والے الفاظ لکھیے :۔ دُکھ ۔ ناپسند ۔ آرام ۔ اُونچی آواز ۔ توڑنا ۔ بڑھتی ۔

6 — ہر خانے سے ایک ایک لفظ لے کر آٹھ صحیح جُملے بنائیے جیسے بانو کھیلتی ہے۔

اسلم	کھیلتی	ہے
میں	کھیلتے	ہیں
ہم	کھیلتا	ہوں
بانو		تھا
		تھی
		تھے

احتیاط

آج مَدرَسے میں چھُٹّی تھی ۔ عدنان صُبح کی نماز پڑھ کر سَیر کے لیے نِکلا۔ راستے میں اُس نے ایک نَل سے پانی بہتے دیکھا۔ اُس نے سوچا : پانی اللہ کی بَہُت بڑی نِعمت ہے ۔ پانی نہ ہو تو کوئی بھی جان دار زِندہ نہ رہے ۔ اللہ کی ایسی نعمت کو ضائع کرنا گُناہ ہے ۔ عَدنان نَل کو بند کرنے گیا ۔ اُسے یہ دیکھ کر افسوس ہُوا کِہ نَل کی ٹُونٹی ٹُوٹی ہُوئی ہے ۔ اُس نے سوچا : لوگ قومی چیزوں کی حِفاظت کیوں نہیں کرتے ! یہ سب ہمارے ہی فائدے کے لیے تو ہیں ۔

عَدنان گھر پُہنچا تو ناشتہ تیار تھا ۔ اُس نے ابّو ، امّی اور اپنی چھوٹی بہن کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کِیا ۔ ناشتے کے بعد اُس نے اپنی کتابیں کاپیاں صاف کرکے الماری میں رکھیں ۔ دوات اچھّی طرح بند کی اور ایک کونے میں رکھی ۔ اِتنے میں اُس کی چھوٹی بہن آ گئی ۔ وُہ بولی : "بھیّا اُس الماری کے اُوپر کے خانے سے میری دَوا کی شِیشی اُتار دیں ۔" عَدنان بولا : "گُڑیا رانی ! میرا ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچ سکتا ۔" بہن نے کہا :

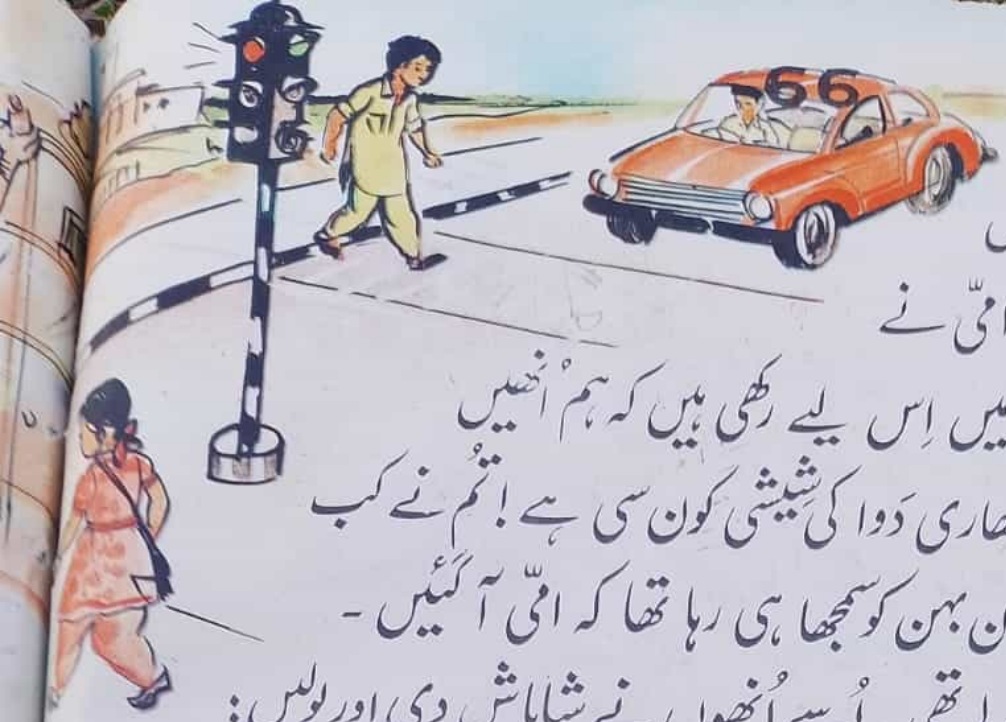

"میز پر کھڑے ہو کر اُتار لیں نا بھیّا۔" عدنان نے کہا: "امّی نے دَوا کی شیشیاں اُوپر کے خانے میں اِس لیے رکھی ہیں کہ ہم اُنھیں نہ اُتار سکیں۔ مُجھے معلوم نہیں تُمھاری دَوا کی شیشی کون سی ہے! تُم نے کب اور کتنی دَوا پینی ہے!" عدنان بہن کو سمجھا ہی رہا تھا کہ امّی آ گئیں۔ اُنھوں نے عدنان کی بات سُن لی تھی۔ اُسے اُنھوں نے شاباش دی اور بولیں: "گڑیا رانی تُمھاری دَوا کا جب وقت ہوگا مَیں خُود پلا دُوں گی۔ تُمھارے بھیّا ٹھیک کہتے ہیں۔ بچّوں کو اپنے آپ کوئی دَوا نہیں لینی چاہیے۔ ایسا کام بھی نہیں کرنا چاہیے جس کا پُوری طرح عِلم نہ ہو۔" امّی نے بچّوں کو یہ بھی سمجھایا کہ بجلی کی چیزوں، اِستری وغیرہ کو نہیں چھُونا چاہیے۔ بجلی کی تاروں اور جلتے چُولھے سے دُور رہنا چاہیے۔ کِسی گرم برتن کو چُولھے سے اُتارنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ امّی یہ باتیں کر رہی تھیں کہ گلی میں شور سُنائی دیا۔ عدنان نے باہر جا کر دیکھا۔ کوئی لڑکا پتنگ اُڑاتے ہُوئے چھت سے گِر پڑا تھا۔ وُہ دَرد سے چلّا رہا تھا۔ لوگ جمع تھے۔ عدنان کے ابّو اور کُچھ دُوسرے لوگ اُسے اُٹھا کر ہسپتال لے گئے۔ عدنان کو بہُت افسوس ہُوا۔ عدنان کے ابّو نے ہسپتال سے واپس آ کر بتایا کہ اُس لڑکے کی ٹانگ کی ہڈّی ٹُوٹ گئی تھی۔ اُنھوں نے بتایا کہ ہسپتال میں

اَور بھی کئی زخمی تھے ۔ کئی سڑک پار کرتے ہُوئے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے زخمی ہُوئے تھے ۔ عدنان نے کہا :

" ابّو جی مَیں تو سڑک پار کرتے ہُوئے سبز بتّی کے اشارے کا انتظار کرتا ہُوں ۔" ابّو نے کہا : "یہ بہُت اچھّی بات ہے بیٹے ! سڑک بہُت احتیاط سے اُس جگہ سے پار کرنی چاہیے جہاں پیدل سڑک پار کرنے کی پٹّی بنی ہو ۔ کِسی سڑک پر ایسا نشان نہ ہو تو پہلے دائیں ، پھر بائیں اور پھر دائیں دیکھ کر اُس وقت سڑک پار کرنی چاہیے جب دونوں طرف سے کوئی گاڑی نہ آ رہی ہو ۔"

مَشق

1 ــــ سڑک پار کرتے وقت کِس بات کی احتیاط کرنی چاہیے ؟
2 ــــ دوا پینے کے سلسلے میں کیا احتیاط کرنی چاہیے ؟
3 ــــ قومی چیزوں کی حفاظت کرنا کیوں ضروری ہے ؟
4 ــــ قومی چیزوں کی حفاظت ہم کیسے کر سکتے ہیں ؟
5 ــــ بچّوں کو کِن چیزوں کو ہاتھ نہیں لگانا چاہیے ؟
6 ــــ بچّوں کو کِن چیزوں کے پاس نہیں جانا چاہیے ؟
7 ــــ اُلٹ معنی والے الفاظ لکھیے ۔ دائیں ۔ چھت ۔ ٹوٹنا ۔ پیدل ۔ فائدہ ۔ جاندار ۔ افسوس ۔
8 ــــ ہر خانے سے ایک ایک لفظ لے کر دس صحیح جُملے بنائیے ۔

شیشی ۔ ٹُونٹی	ٹُوٹ ۔	ہُوئی ۔	ہے ۔ تھی
گلاس ۔ پیالی	ٹُوٹا ۔	ہُوا ۔	تھا
انڈے ۔ ٹانگ	ٹُوٹے ۔	ہُوئے ۔	تھے ۔ ہیں

پھول

(تتلی کا گیت)

اے رنگا رنگ پھولو تم کس قدر حسیں ہو
کیسے سجے ہوئے ہو
جو رنگ ہیں تمھارے وہ کس قدر ہیں پیارے
تم ہو زمیں کے تارے دلکش، جمیل، نیارے
اے ننھے منّے پھولو
تم کس قدر حسیں ہو

اے ننھے منّے پھولو اتنا مجھے بتا دو
کس نے تمھیں سکھایا
گلشن میں کھل کھلانا یہ خوشبوئیں لٹانا
خوشیوں کے گیت گانا اور جھوم جھوم جانا
اے ننھے منّے پھولو
تم کس قدر حسیں ہو

(خالد بزمی)

مَشق

1— آپ نے کون کون سے پھُول دیکھے ہیں؟ اُن میں سے پانچ پھُولوں کے نام لکھیے۔

2— پھُول مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں۔ کوئی سے چار رنگوں کے نام لکھیے۔

3— خالی جگہوں میں مناسب لفظ لِکھ کر جُملے مکمّل کیجیے۔

تِتلی ۔ پھُول ۔ گُلشن ۔ رَونق ۔ مہکتا ۔ اچھّی ۔

_____ میں پھُول کِھلتے ہیں۔ _____ پھُولوں پر اُڑتی پھرتی ہے۔

تِتلی خُود بھی ایک _____ ہی لگتی ہے۔ باغ پھُولوں کی خُوشبُو

سے _____ ہے۔ پھُول توڑنا _____ بات نہیں کیونکہ پھُولوں

سے گُلشن کی _____ ہے۔

4— پَودے کے مختلف حِصّے ہوتے ہیں۔ جڑ، تنا، شاخیں وغیرہ

پھُول پَودے کے کون سے حِصّے میں لگتے ہیں؟

5— پھَل دار پَودوں میں بھی پھُول کِھلتے ہیں۔ ایک مشاہدہ کرکے معلُوم کیجیے کہ

پھُول پہلے کِھلتے ہیں یا پھَل پہلے لگتے ہیں؟

6— عام طور پر پھُول کِس موسم میں کِھلتے ہیں؟

7— ایک جیسی آوازوں والے لفظوں کے جوڑے بنائیے:

ننّھے ۔ جانا ۔ تارے ۔ گانا ۔ مُنّے ۔ پیارے ۔ کِھلانا ۔

نیارے ۔ لُٹانا ۔ تُمھارے ۔

اَچھّا بچّہ

عَدنان دُوسری جماعت میں پڑھتا ہے ۔ وُہ ہمیشہ بڑوں کا اَدَب کرتا ہے ۔ اُن سے ہمیشہ تمیز سے بات کرتا ہے ۔ وُہ دُوسروں کی بات غَور سے سُنتا ہے ۔ کِسی کی بات کاٹ کر اپنی بات شرُوع نہیں کرتا ۔ کوئی بات پُوچھی جائے تو جواب دے دیتا ہے ورنہ خاموش رہتا ہے ۔ بڑے آپس میں باتیں کر رہے ہوں تو وُہ بیچ میں نہیں بولتا ۔

عَدنان کبھی کِسی کو گالی نہیں دیتا ۔ گالی دینا شریف بچّوں کا کام نہیں ۔ وُہ کِسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتا ۔ عَدنان وقت کی پابندی کا بَہُت خیال رکھتا ہے ۔ اپنا وقت ضائع نہیں کرتا ۔

عَدنان وقت پر سکُول جاتا ہے ۔ وقت پر گھر آتا ہے ۔ خُوب دِل لگا کر پڑھتا ہے ۔ کام کے وقت کام کرتا ہے ۔ کھیل کے وقت کھیلتا ہے ۔

عَدنان ہمیشہ صاف سُتھرا لباس پہنتا ہے ۔ جِسم کی صفائی کا بَہُت خیال رکھتا ہے ۔

اُستاد صاحب کمرہ جماعت میں ہوں تو بڑے اَدب سے، اندر داخل ہونے کی اجازت مانگتا ہے: ”مَیں اندر آ سکتا ہُوں جناب!“

اُستاد صاحب پڑھا رہے ہوں تو بہُت غوَر سے اُن کی باتیں سُنتا ہے۔ جو بات سمجھ میں نہ آئے بڑے اَدب سے پُوچھ لیتا ہے۔ جماعت میں ہمیشہ سِیدھا بیٹھتا ہے۔ جُھک کر یا ٹیڑھا ہو کر بیٹھنا اچھّی بات نہیں۔ چھُٹی کی گھنٹی بجتی ہے تو عدنان کمرہ جماعت سے اپنی باری پر نکلتا ہے۔ کِسی کو دھکا نہیں دیتا ہے۔

عدنان ہمیشہ سچ بولتا ہے۔ وُہ کبھی جھُوٹ نہیں بولتا۔ وُہ کبھی جھُوٹی قسَم نہیں کھاتا۔

عدنان صُبح سویرے اُٹھتا ہے۔ وضُو کر کے نماز پڑھتا ہے۔ پھر قُرآن شریف کی تلاوت کرتا ہے۔ اِس کے بعد سَیر کے لیے جاتا ہے۔ راستے میں اُسے کوئی کانٹا، پتّھر یا چِھلکا پڑا ہُوا نظر آئے تو اُسے راہ سے ہٹا دیتا ہے۔ وُہ اپنے دوستوں کو بھی راستے میں چِھلکے اور پتّھر پھینکنے سے مَنع کرتا ہے۔

عدنان کبھی گلی محلّے میں شور نہیں مچاتا۔ اُس کے محلّے کے لوگ اُس سے

بَہُت خُوش ہیں ۔ سب اُس کی تعریف کرتے ہیں ۔ کوئی اُسے کِسی کام کا کہے تو شَوق سے کر دیتا ہے ۔

عدنان گھر میں اپنی چیزوں اور کتابوں کو سنبھال کر رکھتا ہے ۔ گھر میں جو کُچھ پکا ہو، شَوق سے کھاتا ہے ۔ کِسی بات کے لیے ضِد نہیں کرتا ۔ عدنان اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتا ہے ۔ کھانے سے پہلے ہاتھ مُنہ دھوتا ہے ۔ جتنی ضرورت ہو اُتنا ہی کھانا اپنی پلیٹ میں ڈالتا ہے ۔ بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم کہہ کر کھانا شروع کرتا ہے ۔ خاموشی سے کھانا کھاتا ہے ۔ کھانا نیچے نہیں گراتا ۔ کھانا اچھّی طرح چَبا کر کھاتا ہے ۔ نوالہ چَباتے ہُوئے مُنہ بند رکھتا ہے ۔ کھانا کھانے کے بعد پھر ہاتھ مُنہ دھوتا ہے ۔ دانت صاف کرتا ہے ۔ کھانے کے برتن اُٹھانے میں امّی اور باجی کی مَدَد کرتا ہے ۔ امّی، ابّو، بہن، بھائی سب عدنان سے بَہُت خُوش ہیں ۔

عدنان اچھّا بچّہ ہے ۔ اچھّے بچّوں سے سب پیار کرتے ہیں ۔

مَشق

1 — عدنان صُبح اُٹھ کر جو کام جس ترتیب سے کرتا ہے، اُن پر ترتیب وار نمبر لگائیں۔
○ سَیر کو جاتا ہے۔ ○ کھیلتا ہے۔ ○ نماز پڑھتا ہے۔ ○ سکُول جاتا ہے۔ ○ وضُو کرتا ہے۔ ○ ناشتا کرتا ہے۔
○ قُرآن شریف کی تِلاوت کرتا ہے۔

2 — اُوپر دِیے ہُوئے کاموں میں سے آپ جو کام صُبح اُٹھ کر کرتے ہیں اُنھیں ترتیب سے لکھیے۔

3 — عدنان نوالہ چَباتے ہُوئے مُنہ کیوں بند رکھتا ہے؟

4 — چُھٹی ہوتی ہے تو عدنان کمرہ جماعت سے اپنی باری پر نِکلتا ہے۔ آپ چُھٹی ہونے پر کمرہ جماعت سے کیسے نکلتے ہیں؟

5 — آپ اپنی باری کے لیے کہاں کہاں قطار میں کھڑے ہوتے ہیں؟

6 — کِن باتوں کی وجہ سے عدنان کو اچّھا بچّہ کہا گیا ہے؟

7 — غَور کرکے بتائیے عدنان کے کون کون سے کام اور باتیں ایسی ہیں جو آپ بھی کرتے ہیں۔

8 — آپ کی امّی آپ کو بُلاتی ہیں تو آپ کِس طرح جواب دیتے ہیں؟

9 — سونے سے پہلے ہر رات سوچیے کہ آپ نے دِن میں کون سا اچھا کام کِیا ہے؟

10 — اُلٹ معنی والے الفاظ بتائیے۔
بند ۔ نِکلنا ۔ بُوڑھا ۔ ٹیڑھا ۔ جھُوٹ ۔ اچّھا ۔ دُعا ۔ ضائع کرنا ۔ شرُوع ۔ اندر۔

11 — ایک جیسے معنی والے الفاظ کے جوڑے بنائیے:
منع کرنا ۔ ٹیڑھا ۔ روکنا ۔ ادب کرنا ۔ جُھکا ہُوا ۔ عِزّت کرنا۔

کام چور گدھا

ایک گاؤں میں ایک آدمی رہتا تھا۔ اُس کے پاس ایک گدھا تھا۔ وُہ روز شہر جاتا اور وہاں سے نمک خریدتا۔ نمک گدھے پر لاد کر گاؤں لاتا اور بیچ کر کچھ پیسے کماتا۔ شہر کے راستے میں ایک ندّی پڑتی تھی۔ ایک دِن شہر سے واپس آتے ہُوئے ندّی میں سے گزرتے وقت گدھا پھسل کر پانی میں گر پڑا۔ گدھے پر لدا ہُوا نمک پانی میں گھُلنے لگا۔ جتنی دیر میں گدھا دوبارہ اُٹھتا بہُت سا نمک گھُل گیا۔ گدھا پانی سے باہر نکلا تو اُسے اپنا بوجھ ہلکا لگا۔ بوجھ کم پا کر گدھا خُوش ہُوا۔ اُس نے سوچا، اب شہر سے گاؤں آتے ہُوئے اِسی طرح ندّی میں پھسل کر بوجھ ہلکا کر لیا کرے گا۔

اگلے روز مالِک شہر سے گدھے پر نمک لاد کر چلا۔ وُہ ندّی پر پہنچے۔ ندّی میں سے گزرتے ہُوئے گدھا جان بُوجھ کر پانی میں بیٹھ گیا۔ جتنی دیر میں مالِک اُسے مار کر اُٹھاتا، بہُت سا نمک گھُل کر پانی میں بہہ گیا۔ گدھے کا بوجھ بہُت سا ہلکا ہو گیا۔ گدھا ندّی سے

نِکل کر خوُشی سے تیز تیز چلنے لگا۔

اگلی بار نَدّی میں سے گزُرتے ہُوئے گدھا جَب پھر پانی میں بیٹھ گیا تو مالِک اُس کی چالاکی سمجھ گیا۔ اُس نے دِل میں اِرادہ کر لیا کہ گدھے کو اُس چالاکی کی ایسی سَزا دے گا کہ وُہ پھر کام چوری کی ہِمّت نہ کر سکے۔

مالِک نے خُوب سوچ کر اب شَہر سے رُوئی خریدی اور گدھے پر لادی۔ وُہ جب شَہر سے گاؤں کی طَرف چلے تو گدھا تیز تیز چلنے لگا۔ وُہ دِل میں سوچ رہا تھا کہ تھوڑی دیر میں وُہ نَدّی پر پُہنچ جائے گا۔ نَدّی سے گزُرتے ہُوئے پانی میں بیٹھ کر اپنا بوجھ کم کر لے گا۔ اُس نے یہی کِیا۔ نَدّی میں سے گزُرتے ہُوئے وُہ جھٹ سے پانی میں بیٹھ گیا۔ مالِک نے بھی اُسے اُٹھانے میں جَلدِی نہ کی۔ گدھا جی میں خُوش ہوتا رہا کہ آج بوجھ زیادہ ہی کم ہوگا۔ تھوڑی دیر بعد جب وُہ اُٹھا تو اُسے اپنی بے وقُوفی کا پتہ چلا۔ رُوئی بِھیگ کر اپنے وَزن سے کئی گُنا بھاری ہو چُکی تھی۔

تھوڑا چلنے کے بعد ہی گدھے کے قدم لڑکھڑانے لگے۔ ایک قدم چلنا اُس کے لیے مُشکل ہو رہا تھا۔ بوجھ سے کمر ٹوٹی جا رہی تھی۔ مالِک غصّے میں ڈنڈے برسا رہا تھا۔ اِس طرح گدھا مار کھاتا، گرتا پڑتا بہت مُصیبت سے گھر پہنچا۔ اُسے کام چوری کی اچھّی سزا مِل چُکی تھی۔ گدھے نے فیصلہ کیا کہ اب کبھی کام سے جی نہیں چُرائے گا۔

مشق

1 — اُلٹ معنی والے الفاظ لکھیے : کام چور ۔ بے وقوفی ۔ کام چوری ۔ بے وقوف ۔ بھاری ۔ مُشکل ۔ سزا ۔

2 — خالی جگہوں میں لفظ لکھ کر جُملے مکمّل کیجیے : سزا ۔ گھُل ۔ بھاری ۔ ہلکا ۔

(i) نمک پانی میں بھیگ کر ——— ہو گیا ۔ (ii) رُوئی پانی میں بھیگ کر ——— ہو گئی ۔

(iii) نمک پانی میں ——— گیا ۔ (iv) گدھے کو کام چوری کی ——— ملی ۔

3 — مالِک کو گدھے کی چالاکی کا کیسے پتہ چلا ؟

4 — نمک پانی میں بھیگ کر ہلکا اور رُوئی بھاری کیوں ہُوئی ؟

5 — سامنے کے صفحے پر دیے گئے جانوروں میں سے

(i) کِس کی جِلد پر بال ہیں ؟

(ii) کِس کی جِلد ننگی ہے ؟

(iii) کِس جانور کے پَر ہیں ؟

(iv) کِس کی جِلد خول والی ہے ؟

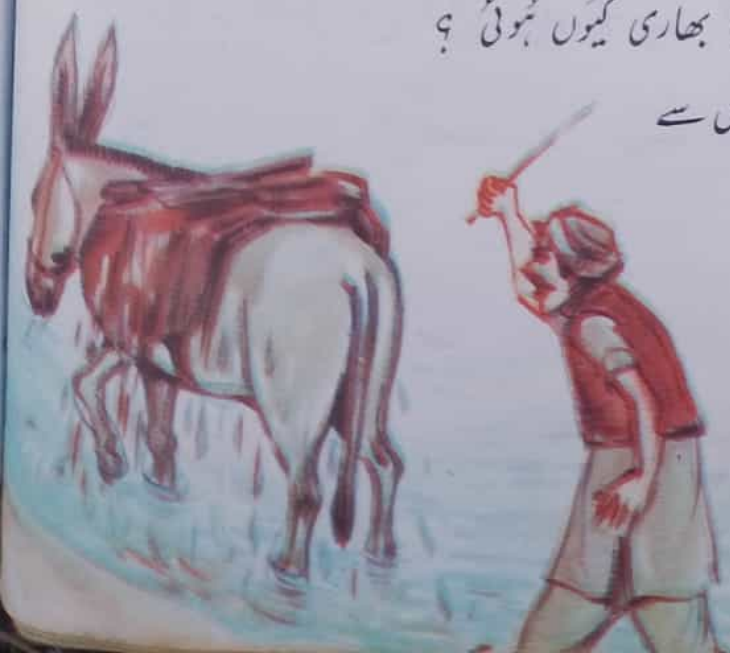

6 ۔ اُوپر والی تصویروں میں دکھائے گئے جانوروں کے نام بتلائیے۔

7 ۔ اِن میں سے کون سے جانور عام طور پر پالتُو جانور ہیں ؟

8 ۔ اِن تصویروں میں دِکھائے گئے پالتُو جانور ہمارے کِس کام آتے ہیں ۔ مثلاً اِن میں سے

(i) ۔ کِن جانوروں پر ہم بوجھ لادتے ہیں اور کِن پر سواری کرتے ہیں ؟

(ii) ۔ کون سے جانور گاڑیاں کھینچتے ہیں اور کون سے ہل چلاتے ہیں ؟

(iii) ۔ کِن جانوروں کا ہم دُودھ پیتے ہیں اور کِن کا گوشت کھاتے ہیں ؟

(iv) ۔ کِن جانوروں کے انڈے کھاتے ہیں اور کِن سے اُون حاصل کرتے ہیں ؟

سردیوں کی چھٹیوں میں

رضیہ سوات میں کالام سے آگے

ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتی ہے۔ اُس کے گاؤں کے اِرد گِرد اُونچے اُونچے پہاڑ ہیں۔ قریب ہی ایک ندّی بہتی ہے۔ سردیوں میں ہر طرف بَرف ہی برف ہوتی ہے۔ راستے بند ہو جاتے ہیں۔ گھر سے باہر نِکلنا مُشکِل ہو جاتا ہے۔

رضیہ کے سکول میں سردی کی چُھٹیاں ہُوئیں تو اُس کے ابّو، امّی نے رضیہ کے ماموں کے پاس جانے کی تیّاری کی۔ ایک صُبح وُہ اپنے گاؤں سے کراچی کے لیے روانہ ہُوئے۔ دو تین کلومیٹر کا فاصلہ اُنھیں پیدل ہی طے کرنا پڑا۔ یہ پہاڑی راستہ خاصا تنگ اور مُشکِل تھا۔ جگہ جگہ چٹانیں اور پتّھر تھے۔ ایک طرف اُونچے پہاڑ اور دُوسری طرف گہرے کھڈ تھے۔ ایک گھنٹہ پیدل چلنے کے بعد وُہ اُس کچّی سڑک تک پُہنچے جہاں سے آگے بسیں چلتی ہیں۔

سڑک پر پُہنچ کر وُہ بس میں سوار ہُوئے۔ بس چلی۔ سڑک میں بہُت سے موڑ آئے۔ ایک گھنٹہ بعد بس ایک آبادی میں رُکی۔ وہاں اِرد گِرد اُونچے پہاڑ تھے۔ ایک طرف جنگل تھا۔ پہاڑوں کے دامن

میں ہموار زمین تھی - یہ کالام کی وادی تھی -

کالام سے مدین تک سڑک دریا کے ساتھ ساتھ تنگ درّے سے گزرتی تھی - مدین سے آگے دریا کے دونوں طرف کھیت اور باغ تھے - پہاڑ اب دُور ہو گئے تھے - رضیہ کے ابّو نے بتایا، یہ وادیٔ سوات ہے - رضیہ نے حیرت سے کہا: کمال ہے، زمین اِتنی دُور تک ہموار ہے - رضیہ کے ابّو نے بتایا کہ یہ تو چھوٹی سی وادی ہے - آگے بڑے بڑے میدان آئیں گے - اللہ تعالیٰ کی بنائی ہُوئی یہ زمین بہُت بڑی ہے - اِس پر اُونچے اُونچے پہاڑ ہیں - پہاڑوں کے دامنوں میں کالام اور سوات جیسی خُوبصُورت وادیاں ہیں - ندّیاں اور دریا ہیں - سینکڑوں ہزاروں کلومیٹر لمبے چوڑے ہموار میدانی اور ریگستانی علاقے ہیں -

مینگورہ سے وُہ ایک دُوسری بس میں بیٹھے - بس مالاکنڈ کے پہاڑوں سے اُتر کر کھُلے میدانوں میں سفر کرتی ہُوئی راولپنڈی پہنچی، جہاں سے وُہ ریل گاڑی میں سوار ہُوئے - ریل گاڑی تیزی سے دوڑتی رہی - وُہ کئی سٹیشنوں پر رُکتی ہُوئی ایک دِن اور ایک رات میں کراچی پہنچی - گجرات سے آگے رضیہ کو دُور دُور تک پھیلے ہُوئے کھیت، میدان اور ریگستان تو نظر آتے رہے لیکن پہاڑ کہیں نظر نہ آئے - وُہ کھیتوں، میدانوں، ریگستانوں کے نظّارے دیکھتی ہُوئی کراچی پہنچ گئی -

کراچی میں ایک شام رضیہ کے ماموں اُنھیں سَیر کرانے سمندر کے کنارے لے گئے۔

رضیہ کی نِگاہ جہاں تک پہنچی اُسے پانی ہی پانی نظر آیا۔ اُس نے حیرت سے کہا: "اوہ! اِتنا سارا پانی! ماموں یہ پانی کِتنی دُور تک اور کِتنا گہرا ہوگا؟" ماموں نے جواب دیا: "بَہُت دُور تک! ہزاروں کلومیٹر دُور تک! یہ سمندر ہے اور اِتنا گہرا کہ بڑے بڑے پہاڑ بھی ڈُوب جائیں۔" رضیہ سوچنے لگی، اللہ تعالیٰ نے ہماری زمین بھی کیا خُوب بنائی ہے۔ اِس پر پہاڑ، دریا، جنگل، وادیاں، میدان، ریگستان اور سمندر سب کُچھ ہے۔

مَشق

1 — کِس جگہ کا کیا نام ہے؟ ٹھیک جواب پر ✓ کا نشان لگائیے۔

(i) زمین پر بلند اُبھرا ہُوا اُونچا حِصّہ : سمندر — پہاڑ — وادی۔

(ii) ہزاروں کلومیٹر رقبے پر پھیلا گہرا پانی : دریا — تالاب — سمندر۔

(iii) دُور تک پھیلا ہُوا ریتلا بنجر علاقہ : پہاڑ — ریگستان — میدان۔

(iv) پہاڑوں میں دُوسری طرف جانے کا تنگ راستہ : وادی — کھڈ — درّہ۔

(v) پہاڑوں کے دامن میں ہموار علاقہ : درّہ — وادی — ریگستان۔

2 — مناسب لفظ لِکھ کر جُملے مکمّل کیجیے : میدان۔ وادی۔ ریگستان۔ پہاڑ۔ درّے۔

حامد کے گاؤں کے اِرد گِرد اُونچے ——— ہیں۔ بس پہاڑ کے دامن میں خُوبصُورت ——— میں پہنچی۔ راستہ دو پہاڑوں کے درمیان تنگ ——— سے گزرتا تھا۔ دُور دُور تک ہموار ——— تھے۔ ——— میں ریت ہی ریت تھی۔

3 — کیا ہماری زمین ہر جگہ ایک جیسی ہے؟ اگر نہیں تو مختلف جگہوں میں کیا فرق ہے؟

4 — آپ کے گاؤں کے اِرد گِرد کیسا علاقہ ہے؟

ذوالقرنین

اِقرأ

ـًـ دو زبر ، ـٍـ دو زیر ، ـٌـ دو پیش

اَ اَنْ — اِ اِنْ — اُ اُنْ

اَ بَ تَ ثَ جَ حَ خَ دَ ذَ

رَ زَ سَ شَ صَ ضَ طَ ظَ عَ غَ

فَ قَ کَ لَ مَ نَ وَ ہ ءَ یَ

عَالِمٌ ۔ غَالِبٌ ۔ حَامِدٌ ۔ کِتَابٌ ۔ حِسَابٌ

بچّوں کو بتایا جائے کہ دو زبر ، دو زیر اور دو پیش میں نُون کی آواز ہوتی ہے۔
اُردُو میں بھی عربی کے ایسے لفظ اِستعمال ہوتے ہَیں جیسے
مثلاً ۔ اِتفاقاً ۔ فوراً ۔

جُملہ حقوق بحق این - ڈبلیو - ایف - پی ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور محفُوظ ہیں -

تیار کردہ : این - ڈبلیو - ایف - پی ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور بطور واحد نصابی کتاب برائے جُملہ مدارس صُوبہ سرحد (اُردو ذریعہ تعلیم)

نوٹ : اِس کِتاب کے نفاذ کے بعد صُوبہ سرحد کے اُردُو ذریعۂ تعلیم کے تمام مدارس میں دُوسری جماعت میں سے اِسلامیات ، معاشرتی علُوم اور سائنس کے نصابات ختم ہو گئے ہیں اور انھیں الگ مضمُون کے طور پر پڑھانا حکُومت کی جانب سے ممنوع قرار دے دیا گیا ہے -

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد باد　　کِشورِ حَسین شاد باد
تُو نشانِ عَزمِ عالی شان　　ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَرزمین کا نِظام　　قُوّتِ اُخوّتِ عوام
قوم ، مُلک ، سلطنت　　پائندہ تابِندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ سِتارہ و ہلال　　رَہبرِ ترقّی و کمال
ترجُمانِ ماضی شانِ حال　　جانِ اِستقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال

سیریل نمبر　　قیمت 42335　　کوڈ نمبر　　تعداد

10.50　　BP /B-4-H 25　　80,000